سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّہ

BADR QADIAN

بدر

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بریں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ۲۴ کاتک سمت ۶۸ | نمبر ۲ و ۳

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نورِ دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت مین راضی بہ قضا رہو گا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدستِ ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان دارالامان مین میان معراج الدین - عمر - پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہُوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیر وعافیت ہیں۔ مسجدِ اقصےٰ میں روزانہ درسِ قرآن شریف ہوتا ہے۔ اور حقائق ومعارف سے سامعین کو مالامال کیا جاتا ہے + حضرت مسیح موعود کے اہلِ بیت میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت بیوی صاحبہ تاحال لدھیانہ میں ہیں۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ ظہر اور عصر کے درمیان جو درس قرآن شریف کا آپ دیا کرتے تھے۔ اس کا ایک دور ختم ہوا سیّد وزارت حسین صاحب اپنے وطن کو واپس تشریف لے گئے + مولوی سرور شاہ صاحب کے مولود مسعود کا نام سلطان محمد ناصر رکھا گیا + منشی وزیر خاں صاحب اوورسیر ہوکر کاٹھیاوار جاتے ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب دورے پر ہیں۔ چند روز ہوئے۔ ان کا ایک منی آرڈر گوجرہ سے آیا تھا + گزشتہ آیتوار کو حضرت خواجہ صاحب وحضرت ڈاکٹر مرزا صاحب تشریف لائے صدر انجمن کا ماہواری جلسہ ہوا + حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے وجود باجود میں ایک لائق کارکن کے ملجانے پر عاجز راقم (محمد صادق) کو عہدہ محاسبت سے سبکدوش کرنے کا حکم ہوا۔ فالحمد للہ۔ نیز خلیفہ صاحب موصوف انجمن کے صیغہ شفاخانہ کے افسر مقرر ہوئے جلسہ سالانہ حسب معمول ماہ دسمبر کے آخر میں ہوگا۔ اکمل صاحب پندرہ روزہ رخصت پر گولیکی تشریف لے گئے ہیں + شیخ تیمور صاحب جلسہ اٹاوہ سے واپس آگئے + مولوی غلام رسول صاحب کو ہیلاں جانے کی اجازت ہوئی + بٹالہ کی مشن اسکول کی ٹیم نے قادیان آکر یہاں کے طلباء سے میچ کیا + میاں محمد حسن مہاجر کے صاحبزادے رحمت علی طالب علم مدرسہ احمدیہ کا نکاح منشی عبد العزیز صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے + اس ہفتہ میں لاہور سے ملک غلام محمد صاحب جموں سے خلیفہ نور الدین صاحب وبعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوئے

[illegible]

احمدی احباب

حضرت مولوی سیّد محمد احسن شاہ صاحب بخیریت اپنے وطن میں ہیں اور سُنا گیا ہے کہ عنقریب قادیان تشریف لانے والے ہیں + بمبئی سے برادر علی محمد صاحب تحریک کرتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی نوجوان بمبئی میں اگر گجراتی زبان بھی سیکھ لیں۔ تو عمدہ روزگار پیدا کر سکتے ہیں + منشی قطب الدین صاحب احمدی کی والدہ نے انتقال کیا۔ احباب سے درخواست دعاء جنازہ کرتے ہیں + اٹاوہ میں خواجہ صاحب کی پانچ تقریریں ہوئیں جن میں سے ایک نبی کریم کی لائف پر تھی۔ اور ایک تناسخ پر + شیخ تیمور صاحب نے اسلام پر لیکچر دیا + مولوی غلام رسول صاحب کی بھی تقریر دلپذیر ہوئی۔ بعض علماء نے مولوی صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور خط وکتابت کے واسطے ان کا پتہ لکھا۔ اٹاوہ میں ہر جانب کے بہت سے مولوی جمع تھے۔ مگر ہمارے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب کے لیکچروں کی اٹاوہ میں دُھوم مچ گئی ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے معزز لیکچراروں نے اہلِ اسلام اٹاوہ کے دلوں میں گہرا اثر کر لیا ہے + منصوری میں بابو نبی بخش صاحب احمدی کی لڑکی کا نکاح مبلغ دو ہزار روپے مہر پر بابو فخر الدین صاحب ملتانی سے پڑھا گیا۔ حافظ عبد المجید صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ ہندو مسلمان بہت جمع تھے۔ پُر تکلف دعوت دی گئی۔ بابو نبی بخش صاحب کے اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ کے منصوری میں سب لوگ مدّاح ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو بابرکت کرے +

تلاش گمشدہ

میرے عزیز نیاز محمد خلف منشی غلام غوث ٹھیکہ دار کوچہ لیوڑا ہاتھی دروازہ امرتسر کو کوئی شخص چند روز ہوئے ورغلا کر لے گیا ہے اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ امرتسر سے گیارہ بجے شب والی گاڑی جو بمبئی میل ہے۔ اس پر سوار ہوکر لدھیانہ۔ انبالہ کیطرف کہیں گئے ہیں۔ حلیہ نیاز محمد۔ عمر دس گیارہ سال۔ دُبلا پتلا۔ رنگ گندمی۔ سر پر بودی۔ ترکی ٹوپی۔ لدھیانی قمیص۔ خاکی زین کی واسکٹ۔ علیگڈھ فیشن پاجامہ۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو اوسی پکڑ کر اپنے پاس رکھیں اور عاجز کو بذریعہ تار یا خط مطلع فرماویں + تقاضی غلام محی الدین انگ۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور +

صادق بنو!

گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے آیت شریف یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصّادقین۔ پڑھ کر سامعین کو صدق اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔ فرمایا۔ جب تک کہ انسان اپنے تمام اقوال اور افعال پر محافظ ہوکر نہ بیٹھے وہ صادق نہیں بن سکتا۔ بدعمل کو اقبال نہیں بلکہ زوال ملتا ہے۔ سُکھ نہیں بلکہ دُکھ میں وہ گرتا ہے۔ دُنیا میں خداتعالےٰ کی طرف سے کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ بلکہ سب انصاف اور رحم ہو رہا ہے۔ یہ خداتعالےٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ ان راہوں پر چلو۔ جن پر رسول اللہ چلتے تھے تو تم ہمیشہ کامیاب ہوتے رہو گے۔ جو انسان وعدہ کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کا فرض ہے کہ احسن طریقہ سے قرآن شریف کی سچائیاں لوگوں تک پہنچائے۔ سب سے اول اپنے نفس کو درست کرو۔ پھر لوگوں کو ہدایت دو۔ ورنہ مخلفین میں سے ہو جاؤ گے اور پیچھے رہ جاؤ گے۔ اصحابہ کی راہ میں جو تکالیف تھیں وہ تمہاری راہ میں نہیں۔ مگر وہ کس ہوشیاری اور چستی سے قدم آگے رکھتے تھے۔ دیکھو ایک شخص تو ایک بھاری گٹھڑی اُٹھا کر بھی تیز تیز قدم چل رہا ہے۔ پر دوسرا خالی ہے پھر بھی نہیں چلتا۔ یہی مثال صحابہ کی اور آجکل کے لوگوں کی ہے۔ اس وقت کی آگ ایک متفقہ کوشش سے بُجھ سکتی ہے۔ صادق بنو۔ اور صدق کی راہوں کو اختیار کرو +

لطیفہ

ایک پادری نے حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک دفعہ پوچھا۔ کہ تم جو کہتے ہو کہ بہشت میں کھانے کی چیزیں ہونگی۔ جب کھائیں گے تو بتلاؤ کہ پاخانہ کہاں پھرینگے حضرت نے اُسے جواب دیا کہ تم نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور کھاتے بھی رہے۔ بتلاؤ کہ پاخانہ کہاں پھرتے تھے۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے +

کلامِ مسیح موعود

برادر ایوب احمد سگنیلر- خوشاب سے لکھتے ہیں

ہمارے مرشد

فی زمانہ پیر گدی نشین عموماً اپنے مریدوں کے ہاں جاتے ہیں یا مرید اپنے پیر کے ہاں جاتے ہیں- تو عجب اسلام کے خلاف چلتے ہیں- سجدہ کرتے کرواتے- خود اختراع کردہ اوراد- وظائف کرتے کرواتے اور ایسے طریق اختیار کرتے ہیں کہ جنکی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سند نہیں- بلکہ آنحضور کو ان سے بیزاری ہے- میری والدہ صاحبہ چونکہ حضرت صاحب کے ساتھ حُسنِ عقیدت بہت رکھتی ہیں- ایک دفعہ آنحضور (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے وداعی اجازت حاصل کرکے اُن کے قدموں پر گر پڑیں- یہ بات حضرت صاحب کو بہت ناگوار ہوئی- اور فرمایا کہ توبہ میں تو عاجز انسان ہوں پس والدہ صاحبہ کو بڑی گھبراہٹ ہوئی- اور کپکپی سی لگی رہی- پس اُس دن رخصت ہونا ملتوی کردیا- پھر اگلے دن اجازت حاصل کی- آپ کو خداوند کریم نے عفو بھی ایسا عطا فرمایا ہوا تھا- کہ نظیر مشکل ہے- آپ نے پھر عاجز کی والدہ کو وہ بات نہیں جتلائی- مذکورہ بالا الفاظ کہ توبہ میں عاجز انسان ہوں- ایک عجیب کشش اپنے اندر رکھتے ہیں +

کلامِ امیر

صحابہ کس سادگی میں زندگی بسر کرتے تھے

فرمایا- وہ کیا عجیب نظارہ ہوگا کہ ایک دن حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی کے گھر میں گئے- آپ کے ساتھ بارہ صحابی تھے- ان میں سے ہر ایک سر سے ننگا تھا کسی کے گلے میں کرتہ نہ تھا- کسی کے مونڈھے پر چادر نہ تھی اور کسی کے پاؤں میں جوتا نہ تھا- سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کے ساتھ چلے جاتے تھے- دیکھو صحابہ کس حالت میں اپنی زندگی بسر کرتے تھے- اور اُس وقت یہ پیشگوئیاں ہوتی تھیں کہ ہم قیصر و کسریٰ کے فاتح ہونگے- ایک شخص نے کہا- کہ اُسوقت عام طور پر غربت تھی اور سب لوگوں کا یہی حال ہوگا- فرمایا- نہیں- سب تو ایسے نہ تھے- ابو جہل کے اونٹ کی نکیل سونے کی تھی-

قرض سے بچنے کا علاج

ایک شخص نے عرض کی کہ میں مبلغ پچیس ہزار روپے کا مقروض ہوں- فرمایا- اسکے لئے تین علاج ہیں- (۱) استغفار کرو- (۲) فضولی چھوڑ دو- (۳) ایک پیسہ بھی ملے تو قرض خواہ کو دے دو +

یقین

فرمایا- کوئی عقلمند جان بوجھ کر کنوئیں میں نہیں گرتا- آگ میں نہیں گھستا بلکہ کوئی جانور بھی اپنے آپ کو پہاڑ سے نہیں گراتا- کیوں؟ اسواسطے کہ اُسے یقین ہے کہ اگر میں ایسا کروں گا تو تباہ ہوجاؤں گا- ہلاک ہوجاؤں گا- یہ یقین ہے جو اُسے موت سے بچاتا ہے- اور دینی معاملات میں اسی یقین کی کمی ہے جو لوگوں سے گناہوں کا ارتکاب کراتی ہے- دعوےٰ تو ہے کہ ہم خدا- نبی- قرآن- اور جزاء و سزا پر ایمان رکھتے ہیں- لیکن یہ یقین اور ایمان اگر فی الواقع ہے تو پھر کیوں دغا اور فریب عام ہے- یقین تو بدی سے روکتا ہے- کوئی بچہ اپنی ماں کے سوائے دوسری عورت کے پاس نہیں جاتا- پھر لوگ کیوں اپنے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کے پاس جاتے ہیں- اگر جزاء اور سزا پر ایمان اور یقین ہے تو پھر احکام الٰہی کی خلاف ورزی کیوں ہے- یاد رکھو- جتنی یقین میں کمی ہے اتنا ہی انسان بدی کا مرتکب ہوتا ہے- بہانے بنانے سے کچھ فائدہ نہیں- سیدھا ہی کیوں نہیں کہدیتے کہ ہم نہیں مانتے +

ستاری سے فائدہ اٹھاو-

فرمایا- انسان بدی اور بدکاری کرتا ہے- مگر اللہ تعالےٰ اُس پر ستاری کرتا ہے- پردہ پوشی کرتا ہے- رحم کرتا ہے- انسان رات کو بدی کرتا ہے- صبح اُس کے ماتھے پر لکھی ہوئی نہیں ہوتی- کیوں اسواسطے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے رحم سے فائدہ اُٹھائے- اور توبہ کرے اور آیندہ بدی سے پرہیز رکھے +

بدی سے بچنے کا نسخہ

فرمایا- بدی سے بچنے کا یہ گُر ہے کہ انسان علم الٰہی کا مراقبہ کرے- سوچے اور فکر کرے اور بار بار اِس بات کو دل میں لائے- اور اِس پر اپنا یقین جمائے کہ خدا علیم ہے- خبیر ہے- وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے- میرے ہر فعل کی اُس کو خبر ہے- اِس طرح ریاضت کرنے سے انسان بدی سے بچ جاتا ہے +

بے فائدہ بحث

فرمایا- بعض لوگ بیفائدہ بحثوں میں پڑتے ہیں مثلاً یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مومن تھے یا کافر تھے- یہ بیہودہ بحث ہے- آنحضرت کا زمانہ دن کا زمانہ تھا- جبکہ سُورج روشن تھا- آنحضرت سے قبل کا زمانہ رات کا زمانہ تھا- رات کے وقت میں جو لوگ ہوتے ہیں اِن پر کفر و اسلام کا فتوے کیا- وہ تو اندھیرے میں چلے گئے + وہ لوگ بڑے گناہ گار ہوتے ہیں جو مصلح کا زمانہ پاتے ہیں اور پھر اُس کا انکار کرتے ہیں- رات کو غفلت کا وقت ہوتا ہے- مگر جب جگانے والا آگیا تو اُس کا نہ ماننے والا ملزم ہوتا ہے +

ایک روز درس قرآن کریم ختم کرتے ہوئے فرمایا- اللہ تعالےٰ تمہیں سمجھ دے! اللہ چاہے تو اپنے فضل سے تمہارے دل میں کوئی ایک بات بٹھا دے- اللہ کی کتاب کی قدر کرو- پھر سمجھو- اور عمل کرو +

فرمایا- بخل کے دُور کرنے کا علاج یہ ہے کہ جب ایک پیسے کا بخل ہو- تو دو پیسے دیدینے چاہئیں- اور دو پیسے کا بخل ہو تو چار دیدینے چاہئیں- اِس کا مَیں نے جوانی میں خوب تجربہ کیا ہے اور بہت فائدہ اُٹھایا ہے +

سورۃ القصص کے آٹھویں رکوع کے درس کے بعد فرمایا کہ اِس رکوع کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی کو کسی قسم کی عزت میسر ہو- تو اس پر مغرور ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ

طرابلس پر اٹلی کا حملہ

کوئی انوکھی بات نہیں- ابتدائے اسلام سے- رومی اہل اسلام کے ساتھ جنگ و جدل کرتے آئے ہیں- لیکن ہمیشہ منہ کی کھاتے رہے ہیں- عجیب نہیں کہ اب بھی اُن کا انجام وہی ہو- جو خلافت راشدہ کے وقت ہُوا تھا- ان عجیب اور حیرتناک واقعات کے مطالعہ کا شوق ہو (اور کس مسلمان کو نہو گا؟) تو سردست تاریخ اسلام کے ۱۲ رسالے منگالو- حجم ۲۸۸ صفحے- قیمت ۱۲/ ملنے کا پتہ منشی غلام قادر فصیح- اڈیٹر- تاریخ اسلام- شہر سیالکوٹ

ڈالے۔ خدا تعالےٰ بڑا قادر ہے۔ اُسے دیر نہیں لگتی اللہ سے ڈرو۔ اُس سے خوف رکھا کرو۔ بدی کا نتیجہ کبھی نیک نہیں ہو سکتا۔ اور نیکی کا نتیجہ کبھی برا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ تمہیں نیکی کی توفیق دے۔ آمین +

فرمایا۔ جو لوگ اپنے کو جبریہ کہتے ہیں وہ دل سے اس عقیدہ کو نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ اپنے دنیاوی کاموں میں خوب خوب زور لگاتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے نہیں جاتے۔ پھر دینی احکام کی بجا آوری میں جبر کے قائل ہیں۔ حضرت مولانا روم نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

اشقیا در کارِ عقبےٰ جبری اند
اولیاء در کار دنیا جبری اند

فرمایا۔ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور اُسے لذت نہیں ملتی۔ تو اس کو سوچنا چاہیئے کہ یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ میں نے نماز تو پڑھ لی۔ دوسرا اس سے اعلےٰ ہے۔ وہ نماز سمجھ کر پڑھتا ہے۔ مگر دنیاوی خیالات نماز میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تو اسکو بھی خوش ہونا چاہیئے کہ سمجھ کر تو نماز پڑھنی نصیب ہوئی۔ تیسرا لذت وہی پاتا ہے۔ اُس کو بھی خوش ہونا چاہیئے۔ اسی طرح انسان ترقی کر سکتا ہے۔ شکر کرنے سے بھی ترقی ہوتی ہے۔ اگر پہلے ہی نماز کو اس خیال سے کہ لذت نہیں ملتی۔ کوئی چھوڑ دے تو وہ کیا ترقی کرے گا +

ایک مبشر کشف

فرمایا۔ ایک دفعہ مجھے رویاء ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی کمر پر اس طرح اُٹھا رکھا ہے جس طرح چھوٹے بچوں کو شکلیں بناتے ہوئے اُٹھاتے ہیں پھر میرے کان میں کہا تو ہم کو محبوب ہے

کھجور

فرمایا۔ حدیث میں آیا ہے کہ کھجور مومن کی پھوپھی ہے۔ اس پر بعض آریاؤں نے مذاق اُڑایا ہے۔ لیکن ان کو اس کی وجہ معلوم نہیں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ کھجور کا درخت آدم کی بقیہ مٹی سے بنا ہے۔ ہر چیز جب بنائی جاتی ہے تو اُس کا کچھ بقیہ رہ جاتا ہے۔ جو زیادہ ضروری اور کارآمد نہیں ہوتا۔ لیکن اُسی کا جزو ضرور ہوتا ہے۔ کھجور ہی ایک ایسا درخت ہے جس کا کوئی جزو بھی خراب اور بے

مطلب نہیں ہوتا۔ اس پر حوادث بھی کم اثر کرتے ہیں۔ مومن کو بھی ایسا ہی بننا چاہیئے +

حمد

فرمایا۔ حمد کا لفظ قرآن شریف میں بھی آیا ہے اور حدیث میں بھی۔ لیکن ثنا کا لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ البتہ حدیث میں آیا ہے +

اور یہ غلط ہے کہ حمد کا لفظ صرف خدا کے لئے مخصوص ہے اور اوروں کے لئے جائز نہیں۔ دیکھو خود نام محمدؐ ہی اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ محمد کا لفظ اوروں کے واسطے آ سکتا ہے۔ محمد کے معنے ہیں حمد کیا گیا۔ ایسا ہی مقام محمود۔ جگہ حمد کی گئی۔ غرضکہ قرآن شریف میں محمد رسول اللہ۔ اور مقام محمود۔ دو جگہ اس بات کے ثبوت میں کافی ہیں کہ حمد کا لفظ غیر خدا پر بھی استعمال ہوا ہے +

ڈبل اخبار

جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ اخبار بمعہ ضمیمہ بیس صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

احادیث بخاری

فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر پانچسو برس تک مدینہ منورہ میں کوئی داعیٔ بدعت نہیں ہوا۔ اسی لئے امام بخاری علیہ الرحمۃ کی عادت ہے کہ مدینہ والوں کی روایات کو مقدم سمجھتے ہیں۔ امام بخاری بدعتیوں میں سے خارجیوں کی روایت کو تو لے لیتے ہیں لیکن رافضیوں کی روایت کو شاذ ہی لیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ خارجیوں کے ہاں جھوٹ کفر ہے۔ اور شیعوں کے ہاں تقیہ کے رنگ میں جھوٹ بولنا جائز ہے اسی طرح امام بخاری اُن روایات کو شیعوں اور خارجیوں سے ہرگز نہیں لیتے جو اُن کے مذہب سے مخصوص ہوں +

غربا اچھے رہے

فرمایا۔ دین جسقدر اولیاء اللہ کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اس قدر بادشاہوں کے ذریعہ سے نہیں پھیلا۔ اگر کوئی کہے کہ عالمگیر بادشاہ نے دین کی خدمت کی تو اس سے پوچھا جائے کہ گولکنڈہ میں کون تھا۔ جس کے ساتھ عالمگیر کی جنگ ہوتے تھے۔ وہ ایک سید تھا۔ تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا کہ ایک آدمی بھی عالمگیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو۔ جب کبھی دینی کام ہوئے۔ غربا سے ہی ہوئے +

عربی لٹریچر

فرمایا۔ ہم نے جرمن کے پروفیسروں سے دریافت کیا۔ کہ وہ کون کونسی کتابیں ہیں جنکے پڑھنے سے عربی زبان بہت اعلےٰ درجہ کی آجائے۔ انہوں نے بالاتفاق مفصلہ ذیل کتابوں کا نام لکھا +

قرآن شریف۔ بخاری۔ مسلم۔ آثار کی کتابیں۔ امام شافعی کی کتاب اُم۔ احیاء العلوم۔ جاحظ کی کل کتابیں مبرد کی کتاب کامل۔ عقد الفرید۔ سیرت ابن ہشام۔ تاریخ طبری۔ فتوح البلدان۔ تقویم البلدان۔ مقدمہ ابن خلدون۔ شفاء۔ رحلہ ابن بطوطہ۔ الف لیلے۔ کلیلہ دمنہ۔ سبع معلقہ۔ حماسہ۔ اغانی۔ دیوان جریر۔ ابن ربیعہ۔ سقط الزند۔ قانون بوعلی سینا۔ سیرۃ المختار +

فرمایا۔ ان پر ہم نے یہ کتابیں بڑھائی ہیں۔ مدونہ۔ مبسوط۔ مغنی۔ محلی۔ شیخ ابن تیمیہ۔ ابن قیم۔ تفسیر کبیر امام غزالی کی کل تصانیف +

بخاری

فرمایا۔ نوے ہزار آدمیوں نے بخاری صاحب سے کتاب بخاری سنی ہے +

اُستاد ہوں تو ایسے

فرمایا۔ قبولیت دُعا کے بھی عجیب در عجیب رنگ ہیں۔ میرے ایک اُستاد تھے۔ جنکا نام تھا حکیم علی حسین صاحب۔ میں ایک دفعہ انہیں ملنے گیا۔ اُس وقت میری ماہوار آمدنی ایک ہزار روپے تھی۔ مگر جیسے میری عادت ہے۔ میرا لباس سادہ تھا۔ بلکہ کچھ میلا بھی تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ گھبرائے اور کہنے لگے کہ میں جو خدا تعالیٰ سے دُعائیں مانگا کرتا ہوں ان کی قبولیت کے نشان میں ایک یہ دُعا بھی مانگا کرتا ہوں کہ میرا کوئی شاگرد ذلیل نہ ہو۔ اور اُس کی آمدنی ایک ہزار روپے ماہوار سے کم نہ ہو۔ تمہاری کیا حالت ہے۔ جب میں نے اپنی اصلی حالت کا اظہار کیا۔ تب انکی تشفی ہوئی +

موقع سے یوں فائدہ اٹھاتے ہیں

فرمایا- جب ہم حج پر گئے تو ہم نے ایک روایت سُنی ہوئی تھی کہ مکہ میں جو شخص دعائیں مانگے اسکی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے- یہ روایت تو کوئی چنداں قوی نہیں- تاہم جب وہ دعا مانگنے لگے تو ہم نے یہ مانگا " یاالٰہی میں جب مضطر ہوکر کوئی دُعا تجھ سے مانگوں تو اس کو قبول کر لینا " +

ایسا سوال ناجائز

فرمایا- ایک شخص نے ہم سے سوال کیا- کہ بتلاؤ خدا کی شکل کیا ہے- اور اُس کی رنگت کیا ہے- مَیں نے کہا اچھا- پہلے تم یہ بتلاؤ- کہ تمہاری آواز کی کیا شکل ہے- اور تمہاری قوت ذائقہ کی کیا صورت ہے- اور تمہاری بینائی کی کیا رنگت ہے- اس نے کہا یہ تو ہم نہیں بتا سکتے- لیکن اِن چیزوں کا کم ازکم مقام تو معیّن ہے مَیں نے کہا- اچھا بتلاؤ- تمہاری قوت واہمہ جو ذرا سی دیر میں سارا جہاں گھوم آتی ہے- اُس کی کونسی جگہ مقرر ہے اور زمانہ کی کونسی جگہ مقرر ہے- پس جبکہ ہم ایسی بہت سی مخلوق کو جانتے ہیں جس کی کوئی جگہ مقرر نہیں کر سکتے- پھر جب مخلوق میں ایسی مثالیں موجود ہیں تو خدا تو پھر خدا ہے- ایک سکینڈ کا لاکھواں حصہ بھی سارے جہان کو اپنی بغل میں لئے بیٹھا ہے- زمانہ موجود ہے- مگر اس کی کوئی شکل نہیں اور نہ اُس کا کوئی مکان مقرر ہے- تو خدا تعالےٰ کے متعلق ایسا سوال کیونکر جائز ہوسکتا ہے +

مومن

فرمایا- مومن وہ ہوتا ہے جو دوسرے مومن کے لئے موجب راحت ہو +

نیازمندی

فرمایا- نیازمندی دو قسم کی ہوتی ہے ایک خادمانہ ہوتی ہے- دوسری عاشقانہ ہوتی ہے- خادمانہ نیازمندی یہ ہے کہ جیسے بادشاہ کے دربار میں انسان عمدہ لباس پہنکر قواعد کے مطابق وضعداری کے ساتھ حاضر ہوتا ہے- اِس کی مثال مومن کی نماز اللہ تعالےٰ کے حضور میں ہے- دوسری نیازمندی قواعد سے آزاد عاشقانہ رنگ میں ہوتی ہے- اِس کی مثال اللہ تعالےٰ کی عبادت میں روزے اور حج کے ساتھ ہے +

عملِ تسخیر

فرمایا- جموں میں ایک مولویصاحب میرے پاس آیا کرتے تھے- ایک دن کہنے لگے- آپ کو تسخیر کا علم ضرور آتا ہے- مجھے بھی سکھلاؤ مَیں نے کہا- وہ عمل یہ ہے- کہ جب گھر سے نکلا کرو- تو یہ پڑھا کرو- بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ- کہنے لگا یہ تو مَیں جانتا ہی ہوں- کوئی نئی بات بتلاؤ +

یار کا خیال ہو تو پھر اوروں پر نظر کہاں

فرمایا- ہمارے ملک میں ہیر اور رانجھا کا قصّہ مشہور ہے دو عاشق معشوق تھے- کہتے ہیں- کہ ایک مولویصاحب نماز پڑھ رہے تھے کہ ہیر اُنکے آگے سے گزر گئی- نماز سے فراغت کے بعد جب ہیر انہیں ملی- تو انہوں نے شکوہ کیا- کہ دیکھ میں نماز پڑھتا تھا- تو میرے آگے سے گزری- یہ گناہ ہے- اُس نے کہا میں اُسوقت اپنے یار کے خیال میں بے خبر جا رہی تھی- مَیں نے نہ آپ کو دیکھا ہے نہ آپ کی نماز کو- اور تعجب ہے کہ آپ تو نماز میں تھے- چاہیئے تھا کہ آپ کو اپنے خدا کا دھیان رہتا- میں کس طرح آپ کو نظر آگئی- مولویصاحب بہت شرمندہ ہوئے +

الہامات رحمانی اور شیطانی

فرمایا- خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی الہامات ہوتے ہیں- اور شیطان اور نفس امارہ کیطرف سے بھی الہامات ہوتے ہیں رحمانی اور شیطانی الہاموں میں فرق یہ ہے +

(۱) خدا کے الہام کے ساتھ ایک سرور ہوتا ہے اور شوکت ہوتی ہے جو شیطانی الہامات میں نہیں ہوتی +

(۲) خدا تعالےٰ کے الہامات کی عظیم الشان تائید ہوتی ہے +

(۳) رحمانی الہام کے ساتھ اس کی سچائی کا کوئی نشان بھی ہوتا ہے-

(۴) رحمانی الہامات کے ساتھ فرشتوں کی حفاظت ہوتی ہے- اور وہ فرشتے رسولوں کو نظر بھی آتے ہیں- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں سورۃ آئی تو ستر ہزار فرشتے اُس کے ساتھ تھے- مگر یہ حالت بڑے عظیم الشان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے +

یارسول اللہ

فرمایا- یارسول اللہ کرکے پکارنا جائز نہیں ہے- شاعر حالتِ شعر اور حالت وجد میں کہا جائے- تو اور بات ہے- ایھا النبی منصوص ہے اور عبادت میں ہے- لکھا ہے کہ عبادت میں قیاس جائز نہیں- لہذا اِس پر قیاس کرکے یارسول اللہ نہیں کہا جاسکتا +

خلیفہ

فرماتا- خدا جسے چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے- خدا کی مرضی سے خلافت ہوتی خدا خود بناتا ہے- سورۃ نور میں لکھا ہے کہ خدا خود خلیفہ بناتا ہے- حضرت ابوبکر نے منبر پر خطبہ پڑھا تو بعد میں خلیفہ ہوئے- خلافتیں قرآن شریف میں چار آئی ہیں +

(۱) اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے- انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ +

(۲) حضرت داؤد کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ کہا +

(۳) سورۂ نور میں خلفائے راشدین کا وعدہ ہے +

(۴) سارے جہان کو خلیفہ کہا- ثم جعلنا کم خلٰئف فی الارض +

مریض دل

فرمایا- جس آدمی میں قوت فیصلہ اور تاب مقابلہ نہ ہو- سمجھو کہ اس کا دِل مریض ہے +

صحابہ کس طرح فتح پاتے تھے

فرمایا- صحابہ کرام نے مفصلہ ذیل قواعد پر عمل کرکے فتوحات حاصل کیں (۱) خشوع فی الصلوٰۃ- مومن خاشع وہ ہے جسے اپنی قوت اپنے علم اپنے جتھے کسی کا گھمنڈ نہو- اُس زمین کی طرح ہو- جو پانی کی محتاج اور اُس کے اثرات قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہو- (اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ)- (۲) اعراض عن اللغو- (وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ)- (۳) زکوٰۃ- اپنے مال- قوے کا حصّہ اللہ کے نام پر دینا- (وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ) (۴) حفظ فروج- اپنے سوراخوں کی حفاظت- (وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ) (۵) امانت وعہد کا لحاظ کرتے رہنا- (وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رَاعُوْنَ)- (۶) محافظت صلوٰۃ- (وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ) +

وعدہ و وعید دونو ٹل سکتے ہیں؟

سورۂ مومنون میں جب ہم یہ آیات پڑھتے ہیں- قل

رَبّ اما تُرینّی ما یوعدون رب فلا تجعلنی فی القوم الظالمین وانا علیٰ ان نریک ما نعدھم لقادرون ؁

تو یہ دو باتیں نکلتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ کی ذات کسقدر غنا میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ انبیاء جنکے مبارک وجود کی خاطر بعض اوقات تمام ملک کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ اس کے حضور گڑگڑانے کے محتاج ہیں۔ اور دُعا کی احتیاج سے خالی نہیں۔ اب دیکھئے حضرت نبی کریم صلعم کی خاطر عذاب آتا ہے۔ مگر دوسری جانب آپ ہی کے منہ سے کہلواتا ہے۔ رب فلا تجعلنی فی القوم الظالمین۔ یعنی اے میرے رب مجھے ظالموں کی قوم میں نہ گردانیو۔ اس آفت میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ دوم یہ کہ وعدہ ہو یا وعید وہ ضرور ٹل سکتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انا علیٰ ان نریک ما نعدھم لقادرون۔ یعنی ہم جو ان کو وعدہ دیتے ہیں اُس کے دکھانے پر قادر ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ضرور وہ وعدہ اسی رنگ میں پورا کرینگے۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ قادر ہیں۔ چاہیں تو اسے بدل کر کسی اور رنگ میں پورا کر دیں۔ یہ نکتہ معرفت اگر خوب سمجھ لیا جائے تو پھر بروز محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر کوئی اعتراض نہیں رہتا +

آجکل کی تہذیب غلط ہے

آجکل کے مہذب جو جنٹلمین کہلاتے ہیں۔ جب اپنی کسی کمزوری کو چھپانا چاہتے ہیں۔ تو یہ عذر کر دیتے ہیں۔ یہ پرائیویٹ بات ہے۔ مگر یہ طرز اسلام کا نہیں۔ مومن جو کچھ کرتا ہے۔ اپنے مولیٰ کی اطاعت میں کرتا ہے۔ اس لئے وہ بُزدل نہیں ہوتا قرآن کریم میں کئی جگہ نبی کریم صلعم کے خانگی امور کا ذکر ہے کیونکہ آپ کی ذات ستودہ صفات تمام جہانوں کے لئے اسوہ حسنہ تھی۔ آپ کا تھوکنا۔ آپ کا پیشاب کرنا۔ آپ کا اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ آپ کا اپنی بیویوں سے طرزِ معاشرت سب ہی کچھ محفوظ ہے +

نبی کریم کا تعلق بارگاہِ ایزدی سے

عرب لوگوں میں یا تو لڑائی نیزوں وغیرہ کا ذکر ہوتا رہتا یا صحرائے بے آب و گیاہ یا شراب شہوت کے محلوں کا۔ اونٹنیوں کا۔ کھجوروں کا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے صفات۔ افعال۔ نعم۔ نقم کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ قرآن مجید کا ایک ایک رکوع غور سے دیکھو۔ اللہ کی عظمت اور جلال سے خالی نہیں۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ صلعم کو کتنا بڑا تعلق بارگاہ ایزدی سے تھا +

صحابہ کرام کی خصوصیات

جیسے کوئی نبی بہرہ نہیں ہوا ایسا ہی کوئی صحابی بہرہ نہیں تھا۔ تا کہ کلام نبوی سے محروم نہ رہے۔ پھر اتنی بڑی قوم میں روایت کے اعتبار سے کسی کا جھوٹ ثابت نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ نبی کا صدق اس قدر پر توانداز تھا۔ کہ کسی روایت کے صدق کے لئے صرف اس قدر ثبوت کافی ہے۔ کہ ایک صحابی کہتا ہے۔ کہ میں نے نبی کریم صلعم سے سُنا +

مُنکرِ فضیلت ابو بکرؓ مُنکرِ قرآن ہے؟

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اولو الفضل (صاحب فضیلت) فرمایا ہے۔ دیکھو یہ آیت ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ؁ بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ کہ فضل سے مراد مال ہے مگر ان کی تردید کے لئے والسعۃ ساتھ ہی فرمایا۔ اگر فضل سے مُراد مال ہوتا۔ تو سعۃ کو علیحدہ نہ فرماتا +

اپنے مُردے آپ نہلاؤ۔

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ مُسلمانوں میں ہمدردی یہانتک کم ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے مُردوں کو آپ نہلانا بھی چھوڑ دیا۔ جب کوئی مرتا ہے تو اُس کی جائداد کو متقسّم کرنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں اور اس کے نہلانے دھلانے کا کام کسی مُلّاں کے سُپرد آٹھ دس آنہ کے پیسے دیکر کر دیتے ہیں اسلام کا یہ دستور نہ تھا۔ حضرت نبی کریم کو بھی اہلِ بیت حضرت علی رضؓ فضل۔ اسامہ نے غسل دیا۔ (میں چاہتا ہوں کہ کم از کم احمدی احباب اس سنّت کو جاری رکھیں اور وہ اپنے مردوں کو خود غسل دیا کریں (تشحیذ)

المفتی

بیوی کو ماں کہنا ؁۳۳۵

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میرا ایک دوست اپنی بیوی کو حالتِ غصہ میں ماں کہہ بیٹھا ہے۔ اب کیا کرے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے فرمایا۔ اکٹھا نہ کھلا سکتا ہو۔ تو چند روز کے وقفہ میں کھلاتا رہے۔ مگر جب تک کہ ساٹھ مسکین کھانا لیں۔ تب تک بیوی کے پاس نہ جائے +

زکوٰۃ ؁۳۳۶

فرمایا۔ نقدی کی زکوٰۃ ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ پر ۲ؔ/۸ؔ اور ساڑھے سات تولہ سونا پر ۱/۴ ۲ ماشہ زیور پر زکوٰۃ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی صحیح بات جس پر اعتراض نہ ہو سکے مجھے نہیں ملی۔ ابو داؤد میں حدیث ہے مگر اُس پر بھی جرح ہے۔ بعض نے کہا ہے زیور پر زکوٰۃ نہیں۔ بعض نے کہا مستعمل پر نہیں۔ (میرے گھر میں اور حضرتِ صاحب کے گھر میں زیور کی زکوٰۃ سونے چاندی کے حساب سے ادا کی جاتی ہے +

مویشی کی زکوٰۃ۔ ۴۰ بکریوں میں ایک۔ سو بکریوں تک +

۳۰ گائے میں ایک سال کی ایک بچھیا +

زمین میں ۱/۲ ۲۲ من انگریزی غلہ سے زائد ہو۔ تو کل کا ۱/۳ منہائی کرنے کے بعد باقی کا اگر بارانی ہو۔ تو ۱/۱۰ اور اگر محنت سے پانی دیا گیا ہو۔ تو ۱/۲۰ زمین کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں۔ آمد پر ہے +

گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں +

فروخت آبِ زمزم ؁۳۳۷

ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آب چاہ زمزم کا فروخت کرنا جائز ہے

فرمایا۔ جائز ہے +

۳۰- نومبر ۱۹۱۱ء کا پرچہ اخبار بدر سب صاحبان کے نام برائے پیشگی وصولی سالانہ وی پی کیا جاویگا وصول کر کے مشکور فرماویں جو صاحب بدست وصولی وی پی کیواسطے طیار نہ ہوں وہ ۲۵ نومبر سے قبل مطلع فرماویں

اڈیٹوریل

اسلام اور عیسائیت

بشپ صاحب لنڈن نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے - کہ مُسلمان ہمارے دشمن نہیں پر "اسلام ہمارا دشمن ہے" - اور کہ "اسلام حضرت عیسےٰ کے نام تک کو گوارا نہیں کرتا" - اور کہ "مجھے دس کروڑ مسلمان عورتوں سے ہمدردی ہے جو طلاق کا شکار بن رہی ہیں" - سب سے اوّل ہم بشپ صاحب کی ہمدردی کے مشکور ہیں - جو انہوں نے اسلامی عورتوں کے ساتھ ظاہر فرمائی ہے اور اِس کے عوض میں دُعا کرتے ہیں کہ یورپ امریکہ کی عورتوں کو بھی وہ عفت و عصمت نصیب ہو جو اسلامی عورتوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہے اور جسکی تعریف میں یورپین سیاح رطب اللسان ہے اور جس کی عیسائی ملکوں میں سخت ضرورت پر بہت سی کتابیں یورپین ممالک میں شایع ہو چکی ہیں - اسکے بعد ہم بشپ صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ اسلام میں مسئلہ طلاق کوئی خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے نہیں ہے - بلکہ وہ تمدن کی اُس ضرورت کو پورا کراتا ہے - جس کو محسوس کر کے آخر امریکہ کی عدالتوں نے انجیل کی شریعت متعلق طلاق میں ترمیم واصلاح کی ضرورت سمجھی ہے +

ہاں بشپ صاحب کا یہ فرمانا کہ اسلام حضرت عیسیٰ کے نام تک کو گوارا نہیں کرتا - ہمارے خیال میں درست نہیں ہے - حضرت عیسےٰ پر اور اُن کی ماں پر جو الزامات اُس زمانہ کے بدبخت لوگوں نے لگائے تھے - ان کے دُور کرنے والا سب سے اوّل اسلام ہی ہے - ورنہ بعض الزامات تو ایسے ہیں کہ عیسائی بھی ان کے قائل ہو گئے تھے - اور اسلام کو عیسےٰ کے لفظ کے ساتھ جو ہمدردی ہے اس کا عملی نمونہ اسلام نے اِس زمانہ میں دکھایا ہے کہ اس صدی کے عظیم الشان اسلامی مجدد کا نام عیسےٰ رکھا ہے - پھر کیونکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام عیسےٰ کے نام کو گوارا نہیں کر سکتا +

ہاں یہ سچ ہے کہ اسلام توحید کو دُنیا میں پھیلانا چاہتا ہے - اس واسطے وہ ہر ایک شرک - بُت پرستی - انسان پرستی - مُردہ پرستی کا دشمن ہے - چونکہ عیسائیت نے انسان پرستی کو اپنے اندر داخل کر لیا ہے - اسلام اس کو برداشت نہیں کر سکتا - اور وہ چاہتا ہے کہ یورپ کے مدبرین اپنے مذہب کے متعلق (Reconsider) پھر غور کریں اور خالص توحید کو قبول کریں +

مسیح موعود کے فرمان کے پورا ہونیکے نشان

کچھ بہت عرصہ نہیں گزرا آج سے پانچ سات سال پہلے تک ہمارے نوجوان ہم وطن ہندو کے نام سے ایسے چڑھتے تھے جیسے کسی کو کوئی گندی گالی دیجاتی ہے - بڑے جوش سے کہا کرتے تھے کہ ہم ہندو نہیں - ہندو چور کو کہتے ہیں - ہم آریہ ہیں روشنی پھیلانے والے ہیں - دیانند مہاراج نے ہمارا نام آریہ رکھا ہے ہمارا اصلی نام یہی ہے - خوب - ہم بھی انہیں آریہ آریہ کہنے لگے - کیونکہ ہر ایک کا اختیار ہے جو جی چاہے اپنا نام رکھ لے - لیکن اب کچھ عرصہ سے آریہ بھائی پھر ہندو لفظ کی عزت کرنے لگے ہیں اور چاہتے ہیں - کہ سب ہندو کہلائیں - ہندو سبھائیں بنائی جاتی ہیں ہندو کانفرنسیں قایم کیجاتی ہیں - ہندو یونیورسٹی کیلئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے - ہندو تہواروں کو رونق دیجاتی ہے ہندو کتھائیں سُننے سُنانے کا رواج قائم کیا جاتا ہے گنگا کے گیت گائے جاتے ہیں - اور یہ سب کچھ کرنے والے کون ہیں ؟ آریہ سماج کے بڑے لیڈر - اور سوامی دیانند کے خاص چیلے - جن میں سے ایک لالہ لاجپت رائے صاحب ہیں جو اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں : -

"یہ مناسب ہے کہ ہندو یونیورسٹی گنگا کے پوتر کنارے پر بنائی جائے - دُنیا کے جس حصہ میں مَیں گیا ہوں گنگا کے پوتر خیال سے میری رگوں میں زندگی کا خون دوڑ گیا ہے گنگا ہم کو حب الوطنی کا سچا سبق سکھاتی ہے مر کر بھی ہماری ہڈیاں اس میں جاتی ہیں اور زندگی کے بعد بھی وہ ہم کو آغوش محبت میں لیتی ہے ایسی پوتر گنگا کے کنارے ہندو یونیورسٹی کا بننا نہایت مبارک ہوگا" -

گو اپنے لیکچروں میں معمولی اِنسان کہا کرتے تھے مگر لالہ لاجپت رائے جی اب کیا فرماتے ہیں کہ ہندو وہ ہے جب اس کے سامنے بھگوان منو کا نام لیا جائے تو اس کا سر جُھک جائے - جب مہاراجہ رامچندر اور بھگوان کرشن جی کا نام اِس کے سامنے لیا جائے - اس کے اندر خوشی اور جوش کی لہر موجزن ہو جائے - بھگوان کرشن اور مہاراجہ رامچندر کا نام سُن کر وہ کہے کہ یہ وہ آتمائیں ہیں جنکی مثال کسی دوسری قوم نے آجتک اپنے اندر پیدا نہیں کی +

بہت عرصہ نہیں گزرا کہ آریہ لیکچرار پرانوں اور اتھاسوں رامائن پر مضحکہ اُڑایا کرتے تھے - ان کو پوپ لیلا کا خطاب دے رکھا تھا - مگر لالہ ہنسراج جی نے اپنے لیکچر میں فرمایا کہ رامائن میں جو خزانہ ہے وہ ان جواہرات اور اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جسے نادرشاہ اور احمد شاہ اور محمود غزنوی لُوٹ کر لے گئے - رامائن اپنی اخلاقی اور رُوحانی نصیحتوں کے باعث دراصل بہت بڑی کتاب ہے اسے اب بھی ۵۰ - لاکھ سے زیادہ آدمی پڑھتے ہیں +

یہ خوشی کی بات ہے کہ آریہ مہاشے پھر ہندو بنگئے پرکاش اور ہندوستان اور آریہ گزٹ نے اپنے برہمنوں کی گستاخی چھوڑی اور ہمارے سابق مہربان ایڈیٹر اخبار عام کے پنڈت صاحب کو پیری پونا کیا - اور ان کو اپنا امیر مجلس تسلیم کیا - امید ہے کہ ہمارے دوست اس بات کو بھی قبول کرینگے کہ اس زمانہ کے اوتار کا فرمان پورا ہوا اور آریہ ازم مِٹنے پر آگیا +

یسوعی پادری

پادری ٹھکول صاحب نے انجیل فتح بر صلیب کے متعلق جو در افشانی نور افشاں اخبار میں کی تھی - اُس میں سے دشنام دہی کی فہرست کو الگ کر کے اصل بات کا جواب ہم نے بدر میں لکھ دیا تھا - جو ناظرین پڑھ چکے ہیں - اب ہمارے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ پادری صاحب کو جب بدر میں اس مضمون کا جواب دکھایا گیا - تو وہ ایڈیٹر بدر کو گالیاں دینے لگے اور جب منع کیا گیا تو فرمانے لگے میں بیس دفعہ گالی دونگا چالیس دفعہ گالی دونگا - اور یہ کہہ کر پھر ہمارے دوست کو مارنا چاہا - مگر لوگوں نے جمع ہو کر الگ کرا دیا - ہم اپنے دوست کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ پادری صاحب پر خفا نہ ہوں - اور اِن کی گالیوں کا کچھ خیال نہ کریں - ان گالیوں کے دینے میں مسٹر ٹھ نے یسوع کے عمل کی تقلید کی ہے وہ بھی اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والوں کو سانپ اور سانپ کے بچے اور حرامکار وغیرہ وغیرہ کہا کرتے تھے - ہمیں ان گالیوں پر صبر کرنا چاہیئے چالیس نہیں - چالیس ہزار گالیاں مسٹر ٹھ دیں - بلکہ گالیوں کی ایک نئی انجیل بنالیں - صبح سویرے اُٹھ کر اُسے پڑھا کریں - گلیل کی سرزمین سے گالیاں ہی انکے حصہ میں آئی

ہوں تو ہم کیا کریں۔ اپنی اپنی قسمت ہے۔ ہم تو کسی کو گالی دینا نہیں چاہتے۔ نہ ہم کو ایسا حکم ہے۔ ہاں منصفانہ بات ہے۔ انجیل کے لفظ سے مسٹر مل گھبراتے ہیں۔ حالانکہ یہ لفظ عام ہے۔ ابھی تازہ ڈاک ولایت میں میری کوریلی کے ایک ناول کے چھپنے کی خبر آئی ہو ولایت کا مشہور اخبار نویس مسٹر سٹیڈ اُس کے ایک حصہ کا نام انجیل رکھتا ہے۔ امریکہ کی ایک کمپنی نے ایک کتاب صحت کے قواعد پر لکھی ہے اس کا نام **انجیل صحت** رکھا ہے۔ لفظ انجیل کے معنے ہیں خوشخبری۔ متی وغیرہ نے اپنی کتاب کا نام انجیل نہ رکھا تھا۔ بعد میں کسی نے جلد کرا کر اوپر لفظ انجیل رکھ دیا۔ ایسی ستر کے قریب کتابیں تصنیف ہوئیں جو اکثر گم شدہ ہیں۔ انجیل فتح برصلیب ان گم شدوں میں سے ایک معلوم ہوتی ہے۔ یہ سچی باتیں ہیں۔ اب مسٹر موصوف ہمیں جو چاہیں کہیں۔ ان کا اختیار ہے +

خدا کی راہ میں خرچ حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک اعلان رسالہ ریویو میں شایع ہوا ہے۔ اور اس کی علیحدہ نقلیں چھاپ کر صدر انجمن کے دفتر نے باہر کی انجمنوں کو بھیجی ہیں۔ اس اعلان کا اصلی مطلب یہ ہے کہ احباب نے جو اقرار دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہے اُس پر کارآمد ہوں۔ اور اُسے عملی جامہ پہنا کر اپنے تقوےٰ کا نمونہ دکھلائیں۔ عملی رنگ میں مالی امداد ہے جسکی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اکثر لوگ اس امر میں سُستی کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ صدر انجمن کے بعض صیغے مقروض ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ اسی واسطے کسی کارکن کو مایوسی نہیں ہوتی۔ اُسی پر توکل سے سارا کارخانہ چل رہا ہے۔ ورنہ ظاہری نظر میں مالی حالت بعض دفعہ قابل تشفی نہیں رہتی +

بیرونجات میں جہاں کہیں یہ اشتہار تقسیم ہوئے ہیں۔ وہاں سے بعض دوستوں کے خطوط حضرت کی خدمت میں آرہے ہیں کہ ہم پہلے سے چندہ دیتے ہیں یا اب مقرر کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک خط بطور نمونہ قابل ذکر ہے جناب مولانا مولوی صوفی غلام رسول راجیکی کے نام نامی سے احباب آگاہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے صوفی صاحب موصوف لاہور کی جماعت احمدیہ کے اُستاد اور امام مقرر ہیں تاکہ انہیں قرآن شریف پڑھائیں اور عبادات میں اُن کی رہنمائی کریں۔ صوفی صاحب متاہل ہیں۔ اور احباب لاہور ان کے گذارہ کے واسطے ان کی خدمت میں مبلغ عـــہ ماہوار پیش کش کیا کرتے ہیں۔ اس کے سوائے اُن کے لیئے کوئی اور صورت معاش نہیں۔ مگر صاحب موصوف اس قلیل رقم میں سے مبلغ ۵ر سلسلہ کی دینی خدمات کے واسطے ماہوار وقف کرتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور اپنی محبت اور عشق سے انکے سینے کو منوّر کر دے۔ آمین +

میں اُمید کرتا ہوں کہ بیرونجات میں جہاں کہیں یہ اشتہار علیحدہ یا سلسلہ کے اخبارات کے ذریعہ سے پہنچے گا۔ احباب بہت جلد اسکی طرف متوجہ ہونگے۔ اور قادیان کے احباب کو بھی میں اسکی طرف توجہ دلاتا ہوں صدر انجمن کے دفتر محاسب سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کے احباب باوجود اس قلیل معاش کے جس پر صبر کر کے وہ یہاں بیٹھے ہیں۔ دینی خدمات میں مالی حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی تحریک کی ہمیشہ ضرورت ہے چندہ تعمیر کے واسطے جب تحریک کی گئی تھی تو ایک معقول رقم یہاں جمع ہو گئی تھی۔ میرا خیال تھا کہ یہاں کی جماعت میں سے سب سے زیادہ باقاعدہ ماہوار چندہ مدرسین کا ہوتا ہے اور انہیں کی جماعت سب سے اوّل قابل ذکر ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح نے گزشتہ ہفتہ میں ایک دن درس وعظ میں مدرسین کے متعلق جو کلمات فرمائے۔ ان سے خوف زدہ ہو کر میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا۔ ”مدرسین کو میں مہاجرین میں شامل نہیں کرتا۔ وہ صرف ملازمت کے لحاظ یہاں رہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اس فکر میں لگے رہتے ہیں کہ اگر باہر کوئی ملازمت یہاں سے اچھی تنخواہ کی ملجائے تو بھاگ جائیں۔ اور ایسی مثالیں بھی قایم ہوئی ہیں“۔ فی الحقیقت یہ امر قابل افسوس ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ حضور کا فرمانا عام طور پر قوم مدرسین کے لئے ہے نہ کہ ہر ایک مدرس کے لئے۔ کیونکہ ایسے مدرسین بھی یہاں موجود ہیں جو ملازمت کے لئے نہ آئے تھے۔ بلکہ پہلی ملازمتوں کو چھوڑ کر یہاں چلے آئے اور مدتوں بغیر کسی ملازمت کے یہاں ٹھیرے رہے۔ بعد میں ان کے واسطے یہ صورت بھی نکل آئی۔ مثلاً قاضی امیر حسین صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ شیخ عبدالرحیم صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ ایسا ہی جو ملازم پہلی (بظاہر اعلےٰ) ملازمتوں کو ہجرت کی خاطر چھوڑ کر آئے ہیں۔ وہ کیسے واپس جانے کی کبھی آرزو کر سکتے ہیں۔ جن کا اعلےٰ نمونہ صدر مدرسین مولانا صدرالدین کی پیاری صورت میں نمایاں ہے غرض ایسے مدرسین اس ریمارک سے مستثنےٰ ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ دوسرے بھی آہستہ آہستہ اپنی اصلاح کر کے انکے شامل ہونگے۔ بلکہ جو روٹھ گئے ہیں۔ ان کو بھی منانے کی کوشش کیجائے گی +

غرض قادیان میں مدرسین اور ملازمین کا چندہ باقاعدہ آتا ہے اور دوسرے بھی دیتے ہیں مگر ان کو باقاعدہ کرنے کے واسطے کوئی محرک چاہیئے +

اسی ریویو میں سیکرٹری صاحب نے احباب کو اس امر کیطرف بھی توجہ دلائی ہے کہ لنگر خانہ مبلغ دو ہزار روپیہ کا مقروض ہے۔ اس قرضہ کو ادا کرنے کی خاطر احباب کو خاص چندہ کرنا چاہیئے۔ نہ صرف بیرونی جماعتوں کو بلکہ قادیان کی جماعت کو بھی لازم ہے کہ اس میں حصہ لے +

اب ہم حضرت کا اعلان درج ذیل کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ تحریک نیک کا موجب ہو +

ایک ضروری اعلان

میرے دوستو! میں دردِ دل سے یہ اعلان شایع کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ تمہاری بھلائی کے لئے کرتا ہوں میرے دلکو بہت دُکھ پہنچتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ تم میں بہت سے ایسے ہیں جو اپنے اصل فرض سے غافل ہو کر نکمی بحثوں اور لغو جھگڑوں میں اپنے اوقات کو ضایع کرتے ہیں کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو کہ کس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو دنیا میں قایم کیا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ جن بحثوں اور جھگڑوں کو تم تازہ کرنا چاہتے ہو۔ انہی کے لئے یہ سلسلہ قایم ہُوا ہے۔ پس اگر تم اس سیدھی راہ پر قدم نہ مارو گے جو تمہیں دکھائی گئی ہے اور جسکی حجت بھی تم پر پوری ہو چکی ہے تو خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم تم وہ لوگ ہو جو ایک دفعہ نہیں۔ دو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور اقرار کر چکے ہو۔ کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم کرینگے۔ اور خوب سمجھ لو کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے عہد کر کے توڑتا ہے وہ سخت قابل مواخذہ ہے +

یہ بھی یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمال صالحہ کے کچھ چیز نہیں۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو دعوے کرنے میں تو سب سے آگے قدم رکھتے ہیں۔ مگر عمل کے وقت کچھ

بھی نہیں۔ اگر تم کو یہ دعوےٰ ہے کہ تم میرزا صاحب پر ایمان لائے ہو۔ تو یہ دعوےٰ کسی وقعت کے قابل نہیں جب تک تم اپنے عمل سے اس دعویٰ کی سچائی کو ثابت کر کے نہ دکھاؤ۔ جب تک ان کاموں میں دلی جوش اور سچی ہمدردی سے حصہ نہ لو۔ جو تمہیں کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور صدق دل سے اِن احکام کے بجالانے میں ساعی نہ رہو جو تم کو دیئے گئے ہیں۔ مَیں اپنے نفس کے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ ان اجری الا علے اللّٰہ بلکہ تمہاری بھلائی کے لئے تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تم چندوں میں سُستی کو چھوڑ دو۔ مَیں تمہیں اس اشتہار کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں **آخری فیصلہ** قرار دیا ہے جس میں آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے

”یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا اُنہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالےٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دیں کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ اس میں لاف گزاف نہ ہو جیسا کہ پہلے بعض سے ظہور میں آیا کہ اپنی زبان پر وہ قائم نہ رہ سکے سو انہوں نے خدا کا گناہ کیا جو عہد کو توڑا ...... اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔ اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جاویگا اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپروائی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپروا جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔“

اب اس سے بڑھ کر مَیں تمہیں کیا کہہ سکتا ہوں جو لوگ چندہ نہیں دیتے یا چندہ دینے میں سُستی اور کاہلی سے کام لیتے ہیں وہ خود ہی سوچ لیں کہ کہاں تک وہ احمدی ہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ دوسروں کا فتوےٰ پوچھتے ہیں اور اپنی حالتوں پر کچھ غور نہیں کرتے بہت سے آدمی ہماری نگاہ میں ہیں جنہیں بہت کچھ دعوےٰ ہے کہ ہم یہ ہیں اور یہ ہیں۔ مگر وہ دیتے کچھ نہیں۔ وہ خدا کے لئے سوچیں کہ آیا وہ حقیقی طور پر اس سلسلہ میں شامل بھی ہیں؟ خدا کو وہی لوگ پیارے ہیں جو اپنے ایمان کو اپنے اعمال سے پختہ کرتے ہیں۔ بعض ایسے مخلص بھی ہیں جو بہت غریب ہیں اور اپنے لئے کوئی سبیل معاش بھی نہیں رکھتے مگر باایں جب ان کو کچھ ملجاتا ہے تو وہ چندہ میں دیتے ہیں۔ جیسے یہاں حافظ معین الدین حضرت صاحب کے پُرانے خادم ہیں کوئی شخص یہ نہ خیال کرے کہ مَیں بہت نہیں دے سکتا۔ جس حد تک کوئی شخص استطاعت رکھتا ہے اسی حد تک ادا کرے مگر یہ ضروری ہے کہ مقرّر چندہ کی ادائیگی کو اپنے اوپر فرض کر لے اور وقت مقرر پر اس کی ادائیگی میں غفلت نہ کرے۔ تمہارے مالوں کے اللہ کی راہ میں خرچ ہونے سے تم ہی کو فائدہ ہوگا۔ بہت سے ہیں جو دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدّم کیا ہے۔ مگر دین کے لئے کچھ مانگا جائے تو یہ کہدیتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ حالانکہ دنیا کے لئے اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو۔ یا محض نمو کے لئے بھی۔ تو اس بات سے بھی پرہیز نہیں کرتے کہ قرض لے کر خرچ کر دیں۔ بلکہ سود پر قرض لے کر بھی خرچ کر لیتے ہیں۔ وہ غور کریں کہ خدا کی راہ میں دینے کے لئے کیوں وہ ویسا جوش نہیں دکھا سکتے۔ جو دنیا کے لئے خرچ کرنے میں دکھاتے ہیں۔ کیا اس سے اِن کا دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا دعوےٰ سچا ثابت ہوتا ہے یا جھوٹا ✤

دیکھو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم روپے کو اپنا معبود مت بناؤ۔ یہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا جس نفس کی حظ کے لئے۔ جس اہل و عیال کے لئے۔ جن دوستوں کے لئے۔ تم ناجائز کماؤگے یا خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے رُکوگے وہ تمہیں کبھی کوئی فائدہ نہ دینگے اور اس طرح سے تمہارے دل کو کبھی اطمینان اور خوشی نصیب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ حرص کی جلن دن بدن ترقی کرتی چلی جاوے گی اور تمہارے ایمان کو بھی برباد کر کے چھوڑے گی ✤

یہاں ایک لنگر خانہ ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے دنیوی کاروبار سے فراغت کا وقت نکالکر یہاں علم دین سیکھنے کے لئے آتے ہیں یہ اس سلسلہ کی سب سے پہلی شاخ ہے۔ وہ بھی اس وقت قریبًا دو ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اگر سب احمدی اپنے اوپر حسب استطاعت ایک رقم مقرر کر کے اسے باقاعدہ ادا کریں تو اس کے اخراجات بآسانی چل سکتے ہیں۔ مگر بہت ہیں جن کو باوجود بار بار کی تاکید کے اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ یا کوئی رقم مقرر کر کے وعدہ کر لیتے ہیں تو پھر ادا نہیں کرتے۔ پھر ایک مدرسہ ہے جس میں تمہارے بچّوں کی دنیوی و دینی تعلیم کا سامان کیا گیا ہے اور اس زہریلی ہوا سے بچانے کی فکر اس میں کیجاتی ہے۔ جس نے بہت سی رُوحوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ایک دوسرا مدرسہ ہے جس میں صرف دینی تعلیم دی جاتی ہے اس کے استحکام کے لئے ابھی بہت سے روپے کی ضرورت ہے۔ اشاعت اسلام کا سلسلہ ہے۔ یتامیٰ اور مساکین کے لئے علیحدہ ضرورت ہے۔ ایسے ہی اور کئی قسم کے ضروری کاروبار ہیں جن میں تم سب کو حصہ لینا ضروری ہے۔ پھر ان کے ساتھ ہر ایک کام کے لئے عمارت کی ضرورت ہے۔ تمہیں اِن اخراجات کا فکر کم از کم اتنا تو ہونا چاہیئے۔ جتنا اپنی ضروریات کا فکر رکھتے ہو ✤

میں آخر میں تمہیں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہر قسم کی لغو بحثوں کو چھوڑ دو۔ ان سے نہ تمہارے دین کو فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ دُنیا کو۔ آپس میں تنازعات اور جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اور محبت اور رحم کا برتاؤ کرو۔ بڑے چھوٹوں کو اپنا بھائی سمجھیں اور ان کی تحقیر نہ کریں۔ چھوٹے بڑوں کا ادب کریں۔ چاہیئے کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور اگر ایک شخص زیادتی کرتا ہے تو دوسرا بجائے بالمقابل جواب دینے کے صبر سے کام لے۔ ان اغراض کے لئے جو اس سلسلہ کے اہم اغراض ہیں۔ چندہ دینے کو اپنے اوپر فرض کر لو۔ دُنیا کی حرص کو کم کرو۔ اور ہر ایک قسم کے ناجائز طریق حصول روپیہ کو سخت آگ سمجھو۔ مَیں نے محض تمہاری خیر خواہی کے لئے اور تمہارے ساتھ ہمدردی کی وجہ سے یہ باتیں تم کو کہی ہیں۔ اگر تم ان باتوں کو مان لوگے تو دنیا اور آخرت میں سکھ پاؤگے

والسلام علے من اتبع الھدیٰ

۷۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

نور الدین

ڈاک ولایت

✻

گرجاؤں میں عورتیں کیوں زیادہ ہوتی ہیں

امریکہ کا رسالہ کے نے۔ڈی۔اَن نام ماہ ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ

شمالی امریکہ میں گرجاؤں میں مردوں اور لڑکوں کی نسبت عورتوں اور لڑکیوں کی تعداد تیس لاکھ زائد ہوتی ہے۔ اس خبر کی اشاعت نے برّاعظم پر ایک شور مچا دیا ہے۔ اور اس امر پر بحث ہوئی ہے کہ مرد اور لڑکے کیوں مذہب کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور ایک انجمن بنائی گئی ہے جس کا نام رکھا ہے " مرد اور مذہبی ترقی کی تحریک " +

اگرچہ یورپ امریکہ میں عورتوں کو تعلیم دیجاتی ہے۔ تاہم وہ تعلیم بہت ابتدائی اور ناقص ہوتی ہے۔ برخلاف اُس کے مردوں کو اعلےٰ تعلیم دیجاتی ہے۔ اور ہماری رائے میں وہی تعلیم مردوں کو مذہب یسوعی سے متنفر بنا دیتی ہے یا تو اس کی یہ وجہ ہے۔ اور یا یہ ہے کہ عورتیں اور لڑکیاں گرجے جانا صرف ایک فیشن خیال کرتی ہیں۔ ہمیں یاد ہے لاہور میں ایک ڈاکٹر رونی نام رہتے تھے جو مذہب یسوعی کی اشاعت کے بڑے شوقین تھے۔ ایک دفعہ مجھے بھی ان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ آیتوار کا دن تھا۔ ان کی لیڈی صاحبہ اپنی لڑکی سمیت میرے سامنے گرجا کو تشریف لے گئیں۔ مگر صاحب بہادر نہ گئے اور ان کا لڑکا بھی نہ گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شائد فیشن ہے کہ صرف عورتیں گرجا جایا کریں اور عبادت کے معاملہ میں سارے گھر والوں کے لئے وہی اپنا وقت کفارہ کریں +

موجودہ انجیلیں کب تصنیف ہوئیں

یورپ کے ایک فاضل ہارنک صاحب نامی نے موجودہ اناجیل کی تاریخ تصنیف کے متعلق تحقیقات پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں اُنہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرقس کی انجیل سنہ ۶۰ عہ میں لکھی گئی تھی اور لوقا کی اس کے بعد اور متی کی انجیل پولوس کے بھی مرنے کے بعد لکھی گئی تھی۔ یہ اُس انجیل کا حال ہے جو ہمارے سامنے پیش کیجاتی ہے کہ تم اس کو قبول کرو۔ حالانکہ اسلامی عقیدہ کے مطابق انجیل اس الہام کا نام ہے جو حضرت عیسےٰ نبی اللہ پر نازل ہوا۔ خواہ وہ لکھا گیا یا نہ لکھا گیا۔ کیونکہ انجیل کے معنے ہیں بشارت اور وہ بشارت یہ تھی کہ ایک شاندار نبی آنے والا ہے اور بس۔ کاشکہ عیسائی صاحبان اب بھی سمجھیں اور اُس بشارت کو قبول کریں +

کہانی سُننے والے بچے

مس کوریلی نے اپنے جدید اخلاقی ناول کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یورپ کے مرد و عورت کا مذاق بالکل بچوں کا سا ہو گیا ہے جبتک کوئی بات کہانی کی صورت میں پیش نہ کی جائے وہ سنتے ہی نہیں۔ اسواسطے میں نے کہانیاں لکھنی شروع کی ہیں +

انصار بدر

منشی غلام حیدر صاحب پٹواری اور دیگر ان احباب کا شکریہ ہے جو اخبار کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن اکثر دوست اس ضروری امداد کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ امید ہے کہ وہ بھی حتی الوسع سعی فرماوینگے +

بدر نیکی کا ذریعہ ہے

بہت سے خطوط اس قسم کے آتے رہتے ہیں کہ بدر سے ہمیں کسقدر فائدہ ہوا۔ اور احمدی بن گئے۔ ایک تازہ خط میں ایک صاحب عبدالعزیز خاں نام بلاسپور سے تحریر فرماتے ہیں " مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے مذہب کے متعلق جس قدر شکوک تھے وہ سب بدر نے رفع کر دیئے اور ہیں اب بدل و جان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے مذہب کا معتقد ہوں " خانصاحب موصوف نے حافظ حاجی احمداللہ صاحب کی تحریک پر اخبار اپنے نام جاری کرایا تھا۔ ایسا ہی دیگر برادران بھی اپنے دوستوں اور اقرباء کو تحریک کر کے ان کے نام بدر جاری کرا دیں۔ تو کس قدر ثواب کا موجب طرفین کے واسطے ہے +

نعمۃ اکمل

مولوی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی مہاجر قادیان سابق کاتب کارخانہ بدر حال مینیجر دفتر تشحیذ الاذہان کی پُر لطف نظموں سے ناظرین بدر اکثر حظ اُٹھا چکے ہیں۔ اب اکمل صاحب نے اُن تمام نظموں کو جو بدر میں چھپی ہیں بمعہ زائد ایک کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے۔ میں شاعر نہیں کہ اُن کی نظموں کی داد دے سکوں۔ ہاں ایک وجدانی بات ہے کہ مجھے ان کے پڑھنے سے بہت لُطف حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض نظموں کو میں کئی بار پڑھ چکا ہوں۔ اور اب بھی شوق سے پڑھتا ہوں قیمت فی نسخہ ۲ر ہے۔ محصولڈاک علاوہ ہے:-

ملنے کا پتہ:- بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

مبارک

بابو محمد رشید صاحب گوجرہ سفارش کرتے ہیں کہ احباب شیخ غلام محی الدین صاحب احمدی کے مولود مسعود کے واسطے درازی عمر صحت اور نیکی کی دُعا کریں +

دُعا مدد

خانزادہ امیراللہ خانصاحب موضع اسمٰعیلہ تحصیل صوابی۔ ضلع پشاور۔ حال وارد قادیان۔ بیمار ہیں۔ احباب سے رُوحانی جسمانی صحت کی دُعا کے خواستگار ہیں +

(۲) ایسا ہی ہمارے دوست سید میر احمد صاحب راولپنڈی والے معالجہ کے واسطے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے واسطے بھی احباب دعا کریں +

(۳) احمد شاہ محمد عبدالعزیز صاحب اپنے بیمار بھائی مولوی ابوالرشید نور محمد صاحب کے واسطے دعاء شفا کے ملتجی ہیں +

سفوف مہدی

کے تاجر اپنے اور میرے فائدہ کے واسطے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ محبوب علی احمدی۔ بیٹھک خانہ روڈ ۲۴/۱ کلکتہ

درخواست جنازہ

برائے منشی عمرالدین صاحب مرحوم پٹواری نہر شجاع آباد

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

نعمۃ اکمل	۲ر	اسماء الحسنےٰ ..	۵ر
مجربات نوردین حصہ اول	۱۰ر	ترجمۃ القرآن پارہ ۲۴	عہر
" حصہ دوم	۱۰ر	" " پارہ ۲۵	عہر
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	" " پارہ ۲۹	عہر
" حصہ دوم	۴ر	گلدستہ حمد	ار
خطبات کریمیہ	۴ر	سفرنامہ میر صاحب ودیم	۳ر
اربعین ..	۵ر	محامد المسیح ..	۳ر
الموعظۃ الحسنۃ بالکتاب السنۃ	۲ر	دعوۃ الحق	ار
		عربی بول چال	۲ر
پرانی تحریریں	۳ر	شہدی کی اشدھی	۶ر
مکتوبات احمدیہ	۸ر	تحفۃ العرب	۳ر

مراسلات

انصار اللہ کو نصیحت

گزشتہ جلسہ انصار اللہ میں حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ممبران مجلس انصار اللہ کو جو نصیحت کی تھی۔ اسکی ایک نقل منشی فرزند علی صاحب نے اخبار میں چھاپنے کے واسطے ہمارے پاس ارسال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے بہت سے نوجوانوں کو ہمت اور توفیق عطا کرے کہ ان مفید نصائح پر عمل کر کے اس پُرفتن زمانہ میں مبلغ بنکر اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کریں +

(آمین)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

ذیل میں اُس تقریر کا خلاصہ درج کرتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے انصار اللہ کے افتتاحی جلسہ میں ۱۶- اپریل ۱۹۱۱ء کو فرمائی۔ اگر آپ اسے بدر میں شائع فرماویں تو جماعت انصار اللہ کے لئے مشکوری کا باعث ہوگا +

فرمایا۔ مجھے انصار اللہ کی جماعت بنانے کی تحریک اُس خواب کی وجہ سے ہوئی۔ جس کا اعلان بدر میں کیا جا چکا ہے۔ بعض دوستوں نے سوال کیا ہے۔ کہ جب سلسلہ عالیہ کے تمام افراد فرداً فرداً وہی کام کر رہے ہیں۔ جو انصار اللہ کا کام تجویز ہوا ہے۔ تو انصار اللہ کی ایک علیحدہ جماعت قایم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اُس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح ایک کمانڈر انچیف کے ماتحت کئی کمان افسر ہوتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی فوج کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اِسی طرح انصار اللہ کی جماعت حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر حکم ایک ایسی فوج ہوگی۔ جو میری ماتحتی میں کام کریگی۔ کوئی ہرج کی بات نہیں اگر اور احباب جن کو خدا تعالےٰ توفیق دے۔ حضرت امیر المومنین کی منظوری سے اور جماعتیں اس قسم کی قایم کریں جو اپنے اپنے رنگ میں دین کی خدمت کریں۔ انصار اللہ کے قایم کرنے کی تحریک شیطانی القا نہیں ہو سکتا کیونکہ اِس میں تبلیغ کا حکم ہے۔ شیطان کب چاہتا ہے کہ اُس کے مقابلہ کے لئے ایک جماعت کو اٹھایا جاوے +

آج کا اجتماع اس لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ آپ لوگوں میں محبت پیدا ہو۔ کیونکہ بغیر باہم شناسائی کے وہ گہرا تعلق پیدا نہیں ہو سکتا جو میں چاہتا ہوں۔ کہ انصار میں قایم ہو + مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم اس عشق کی بنا پر جو اہل اللہ کو حضرت حق سبحانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ لطیف استدلال کرتے ہیں۔ کہ حضرت باری تعالےٰ کا نظارہ ضرور عاشقان الٰہی کو اس دُنیا میں ہوتا ہے کیونکہ دیدار کے بغیر محبت پیدا نہیں ہوتی آپ صاحبان کی باہم واقفیت اِس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہو سکیں۔ یہ بات میرے دل میں حضرت صاحب نے بچپن میں ذہن نشین کی تھی۔ ایک روز آپ اخبار پڑھ رہے تھے۔ مجھے بُلایا۔ فرمایا **محمود** اِدھر آؤ تمہیں کچھ دکھائیں۔ جب میں نے اخبار کا وہ حصہ پڑھا جس کی طرف حضرت صاحب نے اشارہ فرمایا تھا تو اُس میں لکھا تھا کہ فلاں ڈاکٹر مثلاً رام چند مر گیا۔ میں نے کہا پھر کیا ہوا؟ فرمایا۔ اگر تمہیں اس شخص کے ساتھ کچھ بھی تعلق ہوتا تو تم اس خبر کو ایسی لاپروائی کے ساتھ نہ پڑھتے۔ اس وقت متوفی ڈاکٹر کے گھر میں اُس کے اعزا و اقارب میں رونا دھونا پڑ رہا ہوگا۔ اور تم نے نہایت لاپروائی سے پڑھ دیا کہ ڈاکٹر رام چند مر گیا +

اِسی طرح دین اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں مگر مسلمانوں کے کانوں پر جوں نہیں چلتی۔ اگر وہ اسے اپنی عزیز چیز سمجھیں تو یہ بے توجہی نہ ہو +

اسلام کی حالت اس وقت سخت خطرے میں ہے۔ اس کی تشبیہ ایک ایسے مکان سے دیجا سکتی ہے جس کے باہر سے چور مال لوٹ رہے ہوں۔ اندر سے اُس مکان میں آگ لگ رہی ہو۔ اور مالک مکان بے خبری میں نہایت آرام و چین کے ساتھ پڑا سو رہا ہو۔ اگر اُس مالک کو ان اندرونی بیرونی دشمنوں کی خبر ہو۔ تو کیسا گھبرائے۔ اور اپنے متاع کو بچانے کے لئے کیا کچھ زور لگائے۔ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں میں صرف اس قدر فرق ہے۔ کہ غیر احمدی لوگ تو بالکل سو رہے ہیں۔ احمدی لوگ بیدار ہو کر چوروں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اور کبھی کسی وقت تھوڑا بہت چُرایا ہوا مال چور سے واپس چھینتے ہیں۔ مگر زور کے ساتھ چوروں کے اوپر یہ بھی حملہ آور نہیں ہوتے +

ہر ایک کام کے مناسب ضروریات ہیں بعض میں تنہائی اور بعض میں صحبت کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً غور و فکر کے لئے تنہائی کی ضرورت ہے۔ تو جنگ میں صحبت و اتفاق کی ضرورت ہے۔ اگر ایک جنگل میں سڑک بنانے کی ضرورت ہو۔ اور مختلف آدمی مختلف مقاموں سے فرداً فرداً درخت کاٹیں۔ تو عرصہ دراز تک جنگل میں کوئی سڑک کی صورت نمودار نہ ہوگی۔ مگر اگر سب لوگ متفق ہو کر ایک جگہ سے درختوں کو گرائیں۔ تو چند روز میں سڑک کا ٹکڑا تیار ہو جائیگا۔ پھر ہر ایک مقام میں موقع اور محل دیکھنا چاہیئے۔ پیاسے کو پانی ہی پلانا چاہیئے۔ روٹی کھلانے سے اُس کی پیاس نہ بجھے گی۔ بھوکے کو سیر کرنے سے افاقہ ہوگا۔ تبلیغ کے لئے مناسبت کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ سب سے مقدم تو یہ ہے کہ انصار اللہ اپنی ذاتوں میں اس تعلیم کا نیک نمونہ دکھائیں۔ جو اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہنچی ہے۔ کن کن باتوں میں یہ نمونہ دکھایا جاوے اسکو حضرت صاحب نے ایک نہایت مختصر فقرے میں حل کر دیا ہے یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ یہ ایک چھوٹی سی کشتی ہے جس پر سوار ہو کر تم نہایت سرعت کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہو۔ مگر اُس کشتی کے چلانے میں اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے سخت احتیاط بکار ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں ایک باریک رستے پر چلنا پڑتا ہے اُس کیلئے اگر استغفار اور تسبیح کا سہارا پکڑا جائے۔ تو گرنے پھسلنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنی اگر تم کو کوئی تحفہ دیا جاوے۔ تو معطی کو ویسا ہی یا اُس سے بہتر تحفہ واپس دیا کرو۔ جب انسانوں کے لئے یہ حکم ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی تحفہ اللہ تعالےٰ کو دیا جاوے اور وہ اُس کو بڑھا کر واپس نہ کرے۔ جب ایک کمزور انسان لاحول پڑھ کر بیان کرتا ہے۔ کہ سب طاقت اللہ ہی کو ہے تو اللہ تعالےٰ اُس کے عوض میں اس شخص کو گناہ سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ الحمد جس دِل سے پڑھو۔ اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ پڑھنے والے کو خوبیوں سے متصف فرماتا ہے استغفار پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور پاکیزگی ملتی ہے پس انصار کو چاہیئے کہ استغفار۔ درود۔ لاحول تسبیح تحمید کثرت سے پڑھیں۔ ایک دوسرے کے لئے دُعائیں

کریں۔ کیونکہ اس طریق سے باہمی ہمدردی بڑھتی ہے۔ نیز دوسرے کی دعا بہ نسبت اپنی دعا کے زیادہ مستجاب ہوتی ہے۔ دعاؤں کی کثرت سے معرفت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔ دعا کرنے اور کرانے والے میں تعلق مضبوط ہوتا ہے دعاؤں کی قبولیت سے اللہ تعالےٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ دعا کے قبول ہونے کے لئے تڑپ نہایت ضروری ہے۔ یہ تڑپ باہمی محبت سے ہی پیدا ہو سکتی ہے +

جس طرح خیرات کرنے کے لئے روپیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح تبلیغ کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے۔ جو لوگ علم کے پیاسے ہیں ان کی پیاس سرچشمہ علم سے ہی بجھ سکتی ہے۔ علم دین میں سب سے اعلےٰ درجہ قرآن مجید کا ہے۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر حدیث میں پائی جاتی ہے اور پھر مزید تفسیر حضرت صاحب کی تصانیف میں پائی جاتی ہے۔ پس قرآن۔ حدیث اور حضرت صاحب کی تصانیف سب کا پڑھنا انصار کے لئے ضروری ہوا +

تحصیل علم کے بعد تبلیغ و اشاعت ضروری ہے حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص نہایت ہی بخیل ہے جس کا اپنا کھیت پانی سے بھر چکا ہے۔ گرود پڑوسی کے کھیت میں پانی نہیں چھوڑتا۔ تبلیغ کے لئے لیکچر اور تقریر ذریعے ہیں۔ ان میں بہت مشق کرو۔ حضرت صاحب کی خاص کتب کا وقتاً فوقتاً امتحان لیا جایا کرے گا۔ انصار کو چاہیئے کہ کثرت کے ساتھ باہم ملاقاتیں کریں۔ پھر سب انصار کی ملاقات کے لئے قادیان میں جلسہ کیا جایا کرے انصار اللہ کو چاہیئے کہ چھٹیاں لے کر یہاں آئیں کم از کم پانچ پانچ کی جماعت ہو۔ یہاں سے پڑھ کر جائیں دوسروں کو پڑھائیں۔ تبلیغ غربا میں کیا کرو۔ امراء میں نفاق ہوتا ہے۔ ہر روز تبلیغ کرو خواہ پانچ منٹ کے لئے ہی۔ دفتر کچہری یا کام کو آتے جاتے کسی نہ کسی کو کلمہ حق سنا دو۔ ریل اور یکے کے سفر میں تبلیغ کے لئے خوب موقعہ ملتا ہے۔ میلوں کے رستوں میں یا انکے کناروں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور تبلیغ کرو۔ میلوں کے گھمسان میں جاؤ۔ دوری رکھو۔ تبلیغ کی غرض لیکر میلے میں جاؤ میلے دیکھنے کے لئے تبلیغ کو بہانہ نہ بناؤ۔ تقریروں کی مشق کرو۔ کبھی کبھی ایک مقام کے انصار دوسرے مقامات پر جاکر لیکچر دیں۔ یہ بھی لوگوں کی دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔ کہ لیکچرار کہیں دوسری جگہ سے آیا ہو +

اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی تبلیغ کی جانی ضروری ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب کے دعاوی اور ان کے ثبوتوں کا ایک پمفلٹ بنگالی۔ مرہٹی زبانوں میں شائع کیا جائے + جو تصانیف مختلف مذاہب کی تردید یا اسلام کی حمایت میں لکھی گئی ہیں۔ اور جن کا مطالعہ انصار کو کرنا ہوگا۔ مندرجہ ذیل ہیں :-

اسلام۔ ازالہ اوہام۔ حقیقۃ الوحی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ برکات الدعا +

شیعہ۔ خلافت راشدہ۔ سر الخلافہ +

وفات حضرت مسیح موعود۔ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ملحقہ رسالہ الوصیۃ۔ صادقوں کی روشنی +

آریہ۔ سرمہ چشم آریہ۔ چشمہ معرفت۔ شحنۂ حق۔ قادیان کے آریہ اور ہم۔ رسالہ رد تناسخ (خلیفۃ المسیح) +

مسیحی۔ جنگ مقدس۔ نور الحق۔ ابطال الوہیت مسیح۔ کفارہ (مصنفہ مفتی محمد صادق) اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ نور الدین۔ فصل الخطاب۔ تصدیق براہین احمدیہ ینابیع الاسلام کا جواب + سردست ازالہ اوہام۔ اور مضامین وفات حضرت صاحب کا مطالعہ کیا جائے۔ اور ان کتب کا امتحان ستمبر سنہ ء میں لیا جاوے بعض اوقات ایک خاص لیکچر بعض مضامین کے متعلق بیان سے تیار کرکے خاص انصار کو دیا جایا کرے گا۔ تاکہ وہ اس پر خوب مشق کریں +

انصار اللہ کی فہرست وقتاً فوقتاً شائع کی جایا کریگی۔ انصار کو چاہیئے کہ باہم ملاقات کثرت سے کیا کریں۔ کسی شہر میں جائیں تو وہاں کے انصار کو تلاش کرکے ملیں۔ خواہ ہرج ہی ہو۔ اگر ریل میں سفر کر رہے ہیں۔ تو جو اسٹیشن رستے میں آتے ہوں۔ وہاں کے انصار کو اطلاع دیں۔ تاکہ وہ سٹیشن پر آکر مل جائیں۔ انصار سفر میں حتی الوسع انصار کے پاس ٹھیریں۔ ملیں تو صحابہ کی طرح دینی گفتگو کرکے ایمان تازہ کریں۔ اعتراض حل کریں۔ اور علمی افادہ ایک دوسرے سے حاصل کریں خانگی امور میں باہم مشورہ طلب کر لیا کریں۔ مگر یاد رہے کہ مشورہ قبول کرنا فرض نہیں ہوتا۔ ہاں جب کسی بزرگ سے مشورہ لیا جائے۔ تو اس پر ضرور عمل کرنا چاہیئے۔ باہم دعوتیں کیا کرو۔ اور تمہارا باہم سلوک ایسا ہو۔ جیسے سگے بھائیوں کا ہونا چاہیئے +

تمام انصار ایک ماہوار رپورٹ بھیجا کریں جس میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع ہو۔ درس تدریس قرآن و حدیث کا کس طرح ہوا۔ کتنا پڑھا یا پڑھایا۔ (قرآن کے معنے کرنے میں جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ بغیر سند کے معنے کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے) کیا تبلیغ کی۔ کیا نتیجہ نکلا تبلیغ کا کیا کیا موقعہ ملا۔ مہینے میں کس کس بھائی سے ملاقات کی۔ اور محبت بڑھائی۔ کتنے لیکچر دیئے۔ تبلیغ میں کون کونسا فرقہ کہاں کہاں اڑتا تھا۔ خاص فرقوں کے اعتراضوں کے کیا جواب دیئے۔ خاص مذاہب یا فرقوں پر کونسے اعتراضات کارگر ہوئے۔ کیا مشکلیں پیش آئیں وغیرہ۔ جلسہ سالانہ کے لئے ایام دسہرہ تجویز ہوئے +

فرزند علی

ہیڈ کلرک قلعہ میگزین شہر فیروزپور

ثنائی مغالطہ

اخبار اہلحدیث کی کذب بیانیوں سے تنگ آکر مونگیر سے ایک پرجوش احمدی نے ایک مضمون بھیجا ہے جو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ لیکن سخت الفاظ کو ہم نے کاٹ دیا ہے۔ اہلحدیث جو چاہے سخت کلامی کرے۔ ہمارے واسطے ضروری نہیں کہ اسکا تتبع کریں۔ (ایڈیٹر)

ناظرین ۷۔ جولائی ۱۹۱۱ء کا پرچہ اہلحدیث تو غالباً آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ امرتسری فاضل نے کہاں تک فضول گوئی سے کام لیا ہے۔ اور کہاں تک اپنی تحریفانہ انداز کا ثبوت دیا ہے۔ جب ہمارے اخبار بدر کے ایڈیٹر صادق نے یہ پیش کیا کہ تم نے رسالہ ثنائی چکر و دیگر اخبارات بدر وغیرہ کی معقول پیرایہ میں تردید نہیں کی تو فوراً امرتسری فاضل یوں رقمطراز ہے +

(اہلحدیث مورخہ ۷۔ جولائی ۱۹۱۱ء سائل نے جتنے رسالوں کا ذکر کیا ہے ان سب کے جوابات کافی دیئے گئے ہیں۔ سب کا جامع رسالہ دعاء مرزا ہے۔ جو مونگیری دوستوں نے مفصل لکھا ہے) اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ثناء اللہ اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ رسالہ ثنائی چکر کا جواب رسالہ دعاء مرزا ہے۔ اگر فی الواقع دعاء مرزا ثنائی چکر کی تردید ہے تو پھر ثابت کرے کہ کس جگہ کی اسمیں تردید موجود ہے۔ برخلاف اس کے ہم یہ دکھانے کو تیار ہیں کہ مصنف دعاء مرزا خود ثناء اللہ کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے بلکہ وہ خود اس بات کا مقر ہے کہ مولوی صاحب نے مرقع وغیرہ

میں کہیں کہیں اس کو مباہلہ کہدیا ہے۔ (دیکھو دعاء مرزا صفحہ ۱۲) میں مصنف مذکور کو خوب جانتا ہوں بلکہ یہ رسالہ انؔ کا خاص طیار کردہ نہیں ہے۔ ناظرین اسی سے سمجھ جائیں

کب سلیقہ ہے فلک کو یہ ستمگاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

پر تمہارا یہ کہنا کہ یہ مرزا صاحب کی دُعا ہے اس میں میری منظوری و نامنظوری کو کوئی دخل نہیں۔ اب مولوی ثناءاللہ بتلاوے کہ اِن دونوں میں سچا کون ہے۔ آیا مصنف دُعاءِ مرزا ہے یا خود ثناءاللہ۔ اگر مصنف مذکور جھوٹا ہے تو اتنا ہی ضرور کہینگے کہ جھوٹے کا کلام قابل وثوق نہیں۔ اور اگر خود ثناءاللہ جھوٹا ہے تو یہ بتلاوے کہ اُس نے اہلحدیث ہوکر کیوں جھوٹ اختیار کیا۔ کیا حدیث میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ خود اپنے مرقع ماہِ جون ۱۹۱۰ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر +

پھر بخلاف اس کے (۷۔ جولائی ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے دُعا فیصلہ کی تھی۔ الحمدللہ کہ میری نامنظوری کو کوئی دخل نہیں) اب ثناءاللہ بتلاوے کہ خود اپنے قول سے جھوٹا ہُوا یا نہیں۔ اگر جھوٹا ٹھیرا تو بتلاوے کہ اہلحدیث ہونے کا مستحق ہُوا یا نہیں۔ اور اگر ثناءاللہ خود نہ ٹھیرا تو بتلاوے کہ مصنف دُعاءِ مرزا مکذب کا ٹائیٹل پانے کا مستحق ہُوا یا نہیں۔ ثناءاللہ اس کا سوچکر جواب دے۔ علاوہ اس کے جو جو باتیں رسالہ ثنائی چکر میں مندرج ہیں خود ثناءاللہ کا قول ہیں یا نہیں۔ اگر ہے تو اُسکے کِس کِس پہلو کی اس نے تردید کی۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر اُس نے کیا لکھدیا کہ اس کا مفصل جواب دُعاءِ مرزا میں دیا جا چکا۔ اب ہم ثناءاللہ سے خاص چند سوال کرتے ہیں جس کا وہ پورا پورا جواب دے۔ مثل اور موقعوں کے دفع الوقتی نہ کرے +

(۱) حضرت امام ابوحنیفہؒ کو تونے اپنے حجام سے بدتر گردانا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو قسم کھاکر کہنا۔ اور اگر گردانا ہی تو کیوں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ امام کی تکذیب کرنے والا کون ہوتا ہے۔ پھر ایک امام کی توہین کرکے تو اہلحدیث کہلانے کا مستحق رہ سکتا ہے یا نہیں اگر ہے تو کیونکر +

(۲) تونے حضرت اقدس کی دعوت مباہلہ کو مباہلہ سمجھا یا نہیں۔ اگر نہیں سمجھا تو پھر یہ کیوں کہدیا۔ مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر دیکھ اپنا مرقع ماہِ جون ۱۹۱۰ء +

(۳) پھر دوسرے مقام پر دعوت مباہلہ کو پیشگوئی قرار دیا ہے یا نہیں۔ اگر دیا ہے تو کیوں۔ کیا تجھے کوئی حق حاصل تھا کہ ایک ہی چیز کا دو جزو قرار دے۔ اگر تھا تو کس طرح۔ ثابت کر +

(۴) تونے کُل دریائی جانور کو حلال لکھا ہے یا نہیں اگر نہیں تو قسم کھاکر کہنا۔ ورنہ کذب بیانی سمجھی جائے گی اور اگر ہے تو کس حدیث و آیت قرآنی سے تونے ثابت کیا ہے نقل کر +

ناظرین ہم کو امید نہیں ہے کہ امرتسری صاحب اس کا جواب دیگا بلکہ چوں چناں کرکے اگر مگر میں ٹالدیگا ثناءاللہ اگر واقعی تم اہلحدیث ہو تو اس کا جواب جلد دو دو۔ ورنہ یہ پھانس تمہارے گلے میں تاحشر لگی رہیگی +

راقم شریف۔ مہولی۔ مونگیر +

ردِ شیعہ

شیعہ مناظر و متکلمین اپنے عقائد کے ثبوت میں اکثر کتب اہلِ سنت کے حوالے پیش کیا کرتے ہیں۔ اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں بعض اوقات کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن مجھ کو تعجب ہوتا تھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ مدارج النبوۃ۔ روضۃ الاحباب وغیرہ۔ یا ادنے طبقہ کتب احادیث سے قطع نظر ان کی نکتہ چین نگاہوں سے بخاری و مسلم جیسی کتابیں بھی محفوظ نہیں رہیں۔ آخر خدا کے فضل سے اسکی وجہ مخفی نہیں رہی جس کا اظہار عام اہلِ اسلام کی آگاہی کی خاطر ضروری خیال کیا۔ اور وہ یوں ہے کہ کتب شیعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ابتدائے زمانہ اسلام میں ہی بہت سے شیعہ مشائخ احادیث کا یہ وتیرہ تھا کہ دونوں فریق کی احادیث کو حفظ کرکے ان کو مخلوط کردیا کرتے تھے اور جو احادیث شیعہ مذہب کی تائید میں ہوتی تھیں انکو اہلسنت کی طرف منسوب کرکے مشہور کرتے تھے۔ اور اُسی عمل پُر دجل کا نتیجہ ہے کہ اہلسنت کی کتابوں میں کم و بیش مخالف روایات کا مواد پایا جاتا ہے۔ اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ محققین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے مذہب اسلام کی بُنیاد قرآن اور سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رکھی ہے، نہ بخاری اور مدارج النبوۃ وغیرہ کتابوں پر۔ کیونکہ بقول حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح بخاری اور مسلم کے زمانہ سے تقریباً دو سَو سال پیشتر اصول و عقائد حقہ اسلام بذریعہ قرآن مجید و سنت کے قائم و مشہور ہو چکے تھے۔ جن پر خود بخاری اور مسلم بلکہ اُن کے باپ دادا بھی کاربند تھے۔ اب میں اُن روایات کو ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں +

(۱) کتاب مجالس المومنین مجلس پنجم صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ ایران میں محمد بن ابی عمیر الازدی کے حال میں بحوالہ مختار کشی فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ اُس نے کہا کہ میرے باپ نے مجھ سے پوچھا کہ تو جو اہلسنت کے بہت سے مشائخ کی صحبت میں رہا اُن سے تونے کس طرح حدیث کو نہ سُنا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے حدیث تو اُن سے سُنی ہے لیکن چونکہ میں نے اپنے بہت سے اصحاب کو دیکھا تھا کہ جب وہ سُنی و شیعہ کی احادیث کو سُن چکتے تو دونوں کو باہم ملا جُلا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ سنیوں کی احادیث کو شیعہ سے روایت کرتے اور شیعوں کی سنیوں کی طرف سے۔ اصل فارسی عبارت اس موقعہ پر یوں ہے۔ اما چوں بسیاری از اصحاب خود را دیدہ بودم کہ چوں استماع علم عامہ و علم خاصہ کردند ہر دو را باہم مخلوط ساختند تا آنکہ حدیث عامہ (اہلِ سنت) را از خاصہ (شیعہ) روایت نمودند و حدیث خاصہ را از عامہ +

(۲) محمد بن ابراہیم بن یوسف المکاتب شیخ ابوجعفر طوسی کی بابت آیا ہے کہ ۲۸۱ھ ہجری میں پیدا ہوا۔ بظاہر فقہائے مذہب شافعی سے تھا اور باطن میں شیعہ مذہب پر عمل رکھتا تھا۔ اور دونوں مذہبوں کی فقہ سے خوب واقف تھا۔ اور دونوں مذاہب میں اس کی تصانیف ہیں۔ اصل عبارت یوں ہے ظاہرا از فقہائے شیعہ بود و در باطن بہ مذہب امامیہ عمل مے نمود و فقہ ہر دو مذہب را خوب میدانست و در ہر دو مذہب تصنیف دارد۔ و از کتب او کہ در مذہب امامیہ تصنیف نمودہ کتاب کشف القناع دیکھو مجالس المومنین مجلس پنجم صفحہ ۱۸۸ +

(۳) روایت حدیث میں بڑی بھاری شرط راستگوئی کی ہے لیکن جس گروہ میں راستگوئی کا نام و نشان امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ ہی سے مفقود ہو اِس پر کیا تعجب ہو سکتا ہے کہ شیعوں کی حدیثوں کو سنیوں کی حدیثوں میں ملا جلا دیا ہو۔ دیکھو ملا باقر مجلسی جو شیعہ کے بڑے بھاری فاضل اور بہت بڑے مصنف ہو گزرے ہیں اپنی آخری تصنیف حق الیقین باب شفاعت آئمہؑ میں بحوالہ کلینی و عیاشی روایت کرتے ہیں ابن ابی یعقوب سے کہ کہا اُس نے مَیں نے حضرت صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا مَیں لوگوں سے مِلتا جُلتا ہوں اور بہت تعجب ہوتا ہے کہ جس گروہ میں آپ کی ولایت (امامت) مسلم نہیں ہے اور وہ ولایت ابوبکر و عمر کو مانتے ہیں۔ اُن میں امانت و راستگوئی

ر وفا ہے اور چند گروہ جو آپ کی ولایت کے قائیل ہیں
نہ امانت رکھتے ہیں نہ وفا نہ راستگوئی - اصل فارسی عبارت
یوں ہے - بسیار میشود تعجب من از گروہے کہ ولائت شمانہ
ارند و ولایت ابوبکر و عمر دارند وایشاں را امانت و راست
وئی و وفا ہست واز گروہے چند کہ ولایت شما را دارند و
مانت و وفا و راست گوئی نہ دارند - دیکھو حق الیقین جلد ۲
۲۱۴ مطبوعہ ایران +

(سوم) حضرت امام بخاری علیہ الرحمتہ کی پیدایش ۱۹۴ھ
ور وفات ۲۵۶ ہجری میں ہوئی ہے - جیسا کہ مشہور ہے
صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات +

پھر انہوں نے اجازت لینے میں کوئی خاص التزام
ھی نہیں رکھا کہ صرف سُنی روایت سے احادیث لیں - بلکہ
ن کے اکثر راوی شیعہ بھی ہیں - اور ضرور ہے کہ وہ اُنکے
شیع سے واقف ہونگے - لیکن بیسیوں ایسے حضرات بھی
ونگے - جس کے اندرونی عقیدہ کا راز بخاری علیہ الرحمتہ
منکشف نہ ہوا ہوگا - کیونکہ جس مذہب میں یہ حکم ہو کہ
ین دس حصوں پر منقسم ہے جن میں سے نو حصے تقیہ ہے
ور ایک حصہ دین - اس کے پیرؤں سے کچھ بعید نہیں ہے
قسم قسم کے رنگ و لباس میں انہوں نے اپنی احادیث
روایات کو جس سے اصحاب کرام کے عیوب ظاہر ہوں
وام میں مشہور کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہوگا - جب سب سے
لی معتبر کتاب حدیث کی یہ کیفیت ہے کہ اس میں شیعہ
واۃ سے احادیث لینے میں تامل نکیا گیا ہو - اور شیعوں
ی یہ کیفیت کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ سے
ی جو بخاری کی پیدایش سے بھی بہت پہلے کا تھا - امانت
ر وفا اور راستگوئی سے عاری ہو چکے تھے - کچھ تعجب
یں ہے کہ مابعد کی کتب احادیث میں بھی جو عنصر مخالف
قیدہ اہل سنت ہے اس کا ماخذ خود شیعہ ہی ہوں اور
و ظاہر ہی ہے کہ اکثر تفاسیر اور تواریخ میں جو رطب
یابس روایات ہیں اُنکے ماخذ بھی یہی پہلی ہی کتابیں
احادیث کی ہیں - پس اگر شیعہ مناظر و متکلمین ہماری کتابوں
سے کوئی شاذ و نادر روایت فدک وغیرہ یا تقیہ کے جواز
یں نکالکر دکھا بھی دیں تو کوئی فخر کی بات نہیں ہے اور
روئے انصاف ہم پر کوئی حجت نہیں ہے - کیونکہ ہمارے
ں روایات و احادیث لینے میں پہلے ہی سے کوئی تمیز
یں نہیں رکھی گئی - اور دوسری طرف سے شیعہ اصحاب
ی یہ عام عادت تھی کہ روایات کو خلط ملط کر کے عوام

میں شائع کرتے تھے - ہاں اگر شیعہ کی کتاب سے کوئی
حدیث و روایت اُن کے عقائد مسلمہ کے خلاف نکل
آوے تو البتہ اُن پر حجت ہو سکتی ہے کیونکہ اُنکی احادیث
و روایات کے سرچشمہ دوازدہ امام معصوم عن الخطاء
والنسیان ہیں - پھر ایک اور بات بھی ہے چونکہ اہلسنت
اہلبیت کرام کے فضائل کے منکر نہیں ہیں چنانچہ صحاح
ستہ میں فضائل اہلبیت کے علیحدہ باب موجود ہیں اگر
کوئی روایت فضیلت اہلبیت کرام مبالغہ کے ساتھ
ہو تو عجب نہیں لیکن شیعہ جو اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہم
کے ہلی دشمن ہیں اُنکی کتب سے صحابہ کے فضائل کا پیش
کیا جانا شیعہ پر خاص حجت ہے +

والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ

خاکسار خادم بھیروی +

صحابہؓ میں جنگ کیسے تھی

بابو فخر الدین صاحب نے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک خط کی نقل بھیجی ہے جو حضور نے ۱۹۰۸ء میں کسی کو لکھا تھا - اِس خط کو ہم فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں + ایڈیٹر

خانصاحب - السلام علیکم - مولےٰ مرتضےٰ اور امیر معاویہ
کے باہمی جنگوں پر بعض محقق علماء کا اعتقاد ہے کہ یہ لڑائیاں
ہوئی ہی نہیں - مورخ جھوٹ لکھتے ہیں - اور ان کا قول ہے
کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لٰکن اللہ الّف بین
قلوبھم اور فرماتا ہے فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا - صحابہ کرام
کو الفت خدا کا عطیہ تھا - اور وہ اللہ کے فضل سے بھائی تھے -
اور جو علماء ان کے جنگوں کے ہونے کو مانتے ہیں
انکے چار گروہ ہیں - اوّل - دونو معذور تھے - دوم حق بجانب
حضرت مرتضےٰ تھا - سوم حق بجانب امیر تھے - چہارم دونو
غلطی پر تھے +

یہ خاکسار دونو کو معذور یقین کرتا ہے - باغی کوئی نہ
تھا - بلکہ میرا اعتقاد ہے - کہ حضرت مولےٰ مرتضےٰ ایک رنگ
میں خلیفہ بلا فصل تھے +

معذوری کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ باوجود موجودگی
حضرت مولےٰ شہید ہو گئے - اور وہ شریر قاتل حضرت مولےٰ
کے لشکر میں موجود معزز عمدہ عہدوں پر ممتاز - اور اپنے
منشاء کے مطابق مولےٰ مرتضےٰ کو مدینہ طیبہ سے اپنے
بلاد میں لے گئے - جناب عثمان کا کوئی قصور نہ تھا وہ محض

ظلماً مارا گیا +

اوّل یہ شبہ بنوامیہ کے دل میں آیا کہ اس قتل میں اگر خود
جناب مرتضیٰ شامل نہیں تو قاتلوں کو سزا کیوں نہیں دیجاتی -
دوم جب خلافت میں شوریٰ چاہیئے تو امیر شام کیوں نہیں
بلایا گیا - سوم - بہت صحابہؓ کو اس بات کا رنج ہوا - کہ کیوں
دار الخلافہ چھوڑ کر ان قاتلوں کے ملک میں تشریف لے گئے -
چہارم - جب خود مولیٰ کا ایک آدمی خوارج نے مار ڈالا - تو حضور
مولےٰ نے پندرہ ہزار خارجی نہروان اور حروراع میں قتل کئے
بنوامیہ کے دل میں خیال جم گیا کہ اپنے آدمی کے بارے میں
اتنا قتل

مگر

مولیٰ مرتضیٰ کا یہ عذر تھا - اوّل امن ہو - تو مقدمہ کی تحقیق کی
جاوے کہ مجرم کون ہیں - دوم جسطرح ان اشرار نے جوش میں عثمان
کو قتل کیا ہے - ایسا نہ ہو کہ مجھے اور صحابہ کو قتل کر دیں - سوم
اتنی بڑی قوم کے آدمیوں کو سزا دینا سہل امر نہیں - بڑی طاقت
اور امن چاہیئے - چہارم ابھی انتظام کا موقعہ نہیں وغیرہ وغیرہ
ان عذروں سے بنوامیہ کی تسلی نہ ہوتی تھی - معاویہ نے جناب امیر
کی زندگی میں صرف دعویٰ دم عثمان کا کیا ہے - اور بس - آخر
اسی قوم کے ابن ملجم نے جو قاتلان عثمان قوم کے تھے - جناب
مرتضیٰ کو شہید کیا - میرے نزدیک طلحہؓ - زبیرؓ - عائشہؓ نے ہرگز
بیعت جناب امیر المومنین نہیں کی - عائشہؓ تو موجود نہ تھیں
اور طلحہ - زبیرؓ - اشرار کو دیکھ رہے تھے - امن عامہ اور قتل
قاتلان عثمانؓ کے منتظر تھے +

میرے نزدیک طریق امامت اور ہے اور وہ طریق اور تھا
اُسوقت مجبوری سے تلوار بھی ساتھ تھی - اسوقت عام امن ہے
عبد الحکیم (مرتد ڈاکٹر) خوب حضرت (مسیح موعود) کو جانتا ہے -
آپ کو غالباً علم نہیں وہ تو دہریہ ہے - کسی نبی کی ضرورت تسلیم
نہیں کرتا +

امیر معاویہ اور جناب مولیٰ میں صلح کا موقعہ ہی شریر لوگوں نے
نہیں لینے دیا - صلح حدیبیہ اور عمار کی جو روایت آپنے لکھی ہے وہ
بالکل غلط ہے - صلح حدیبیہ میں ہرگز ہرگز یہ ذکر نہیں کہ علی کو بھی یہ
معاملہ پیش آئیگا - یہ تو کسی احمق رافضی کی گپ ہے - بات یہ ہے
کہ عمار بن یاسر کو مکہ والوں نے کہا تھا - کہ تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول
اللہ سے انکار کر - عمار کی ماں اور باپ کو وہ کافر ہلاک کر چکے تھے
عمار ان کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اور کفار نار کی طرف -
یہ مولویوں نے جب شیعہ سنی کی مخالفت ہوئی ایک معنی گھڑ لئے +
عمر بن عبد العزیز نے کیا خوب فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم

دُعا

کر منور میرا سینہ اے خدا
عشق دے اپنا مجھے اے ذوالمنن
مین ہون عاصی مجھ کو یارب بخشدے
ہے بھروسہ مجھ کو تیری ذات پر
دین و دنیا مین مجھے خورسند کر

رحم فرما مجھ پہ اے رب الورا
تا کرون قربان تجھ پہ جان و تن
بخش دے میرے گنہ سب بخشدے
ہر گھڑی ہر وقت ہر شام و سحر
دشمنون کو زیر اور پابند کر

خاتمہ تیری رضا پہ ہو خدا
از طفیل سرور ہر دو سرا

عطاء محمد - ریلوے سٹیشن لالہ موسیٰ

اخبار عالم پر ایک نظر

طاعون حیدر آباد دکن مین ترقی پر ہے خداوند تعالےٰ وہان کے باشندون کو سمجھ دے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرے + سنا گیا ہے کہ اس دفعہ دہلی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر جلسہ سر آغا ہون گے + اخبار وکیل لکھتا ہے۔ کہ اب مسلمان ایک مُردہ قوم ہے۔ سرسید نے اس مردے کا جنازہ ہی پڑھ دیا تھا۔ مگر کیا کوئی ایسے زندہ کرنے والا مسیح نہین پیدا ہوا؟ سوچو اور تلاش کرو + ہندوستان مین **عیسائیوں** کی تعداد بہت ترقی کر رہی ہے + مسز لبنٹ نے اپنا کالج **یونیورسٹی** کو دے دیا ہے اس معاملہ مین ہندون کے درمیان نزاع نہین رہا اور روپیہ توان کے پاس بہت ہے + پارسلون پر **ناکافی ٹکٹون** کے سبب کلکتہ سرکل کے ڈاکخانہ کو سالانہ کہہ روپے کا مال مفت ملا یہ بھی سرکار کے لئے ذریعہ آمدنی بن گیا ہے + دہلی دربار کی طیاریان سرگرمی سے جاری ہین - آنریبل **ملک عمر حیات** خان صاحب بادشاہ کے نائب نقیب مقرر ہوئے شاہی اعلان اُردو مین پڑھین گے + **رام پور** کے نواب صاحب کا بڈا افوت ہوا سخت صدمہ کی بات ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آپ کی بیگم صاحبہ نے انتقال کیا تھا ایسے مصائب اپنے ہی اعمال کا نیجہ ہوتے ہین۔ اللہ تعالےٰ نواب صاحب کو ایسی نیکیون کی توفیق دے جن سے سب نحوستین بھاگ جاتی ہین + مشرقی بنگالہ مین بہت ڈاکے پڑتے ہین۔ گورنمنٹ خاص انتظام مین سرگرم ہے + بہت سے **حاجیوں** کو بھی سے واپس آنا پڑا۔ جہاز مین جگہ نہین ملی + لاہور کے مولوی فضل دین ایڈیٹر اخبار **وفادار** ہیضہ سے فوت ہوگئے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ انہین بے وجہ لیکن گہرا عناد تھا + لاہور کے مشہور **شیخ محمد چٹو** بھی اس جہان سے رحلت فرما گئے۔ معمر مگر تندرست تھے + مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے خاص اور ہمخیال اور موید تھے۔ سفوک واقعہ انگلستان کی بحری بارک مین **طاعون** کا ایک کیس ہوا + **قیصر جرمن** کے متعلق مشہور ہوا تہا کہ اس نے اپنے مشنریون کو کہا تہا کہ اسلام سے عیسائیت کو خطرہ ہے ایسے روکو۔ مگر بعد مین خبر آئی ہے کہ قیصر نے صرف یہ کہا تہا کہ مسلمانون کی طرح تم بھی سرگرمی سے اپنا کام کرو + ایک صاحب **بلاسپور** سے اطلاع دیتے ہین کہ وہان کا مدرسہ اسلامیہ سکرٹری کی بے انصافی کے سبب جو وہ مدرسین کے حق مین برتتے ہین مشکلات مین ہے خدا مسلمانون پر رحم کرے۔ **روس** مین سخت **قحط** ہے۔ **چین** مین باغی زور پر ہین۔ سلطنت نے ان کی بہت سی باتین تسلیم کر لی ہین۔ مہم ابور کامیاب ہوئی ہے۔

جنگ اٹلی و ٹرکی برابر جاری ہے۔ طرابلس کے کنارون پر اٹلی والون کا قبضہ بدستور ہے لیکن اندرونی مورچے انہون نے چہوڑ دئے ہین بہانہ یہ کیا ہے کہ مُردہ لاشون سے بدبو آتی ہے اٹلی والون نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ مجمع الجزائر پر اب حملہ کرین اور اس مطلب کے واسطے ان کا بیڑا چل پڑا ہے وہ چاہتے ہین کہ ترکون کے جزائر کو اپنے قبضے مین لائین۔ اور اس طرح معاملہ طرابلس پر زور دین دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ عرب عورتون اور بچون کو اٹلی والون نے بے رحمی سے قتل لیا۔ یورپ نے اس پر شور مچایا۔ تو اٹلی والے اس خبر کی سچائی سے انکار کرتے ہین۔ ۲۲۰۰ عرب جلا وطن کئے جا چکے ہین۔ گورنمنٹ ہند نے اپنی ناطرفداری کا پہر اعلان شائع کیا ہے اور رعایائے برطانیہ کو ناطرفدار رہنے کی فہمائش کی گئی ہے۔ کلکتہ مین انڈین ریڈ کریسنٹ سوسائٹی کہلگئی ہے اور والنٹیرز طرابلس جانے کو طیار ہوئے ہین بیروت کے مسلمانون نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اٹلی سے جو مال منگوایا تہا اس کا جتنا روپیہ باقی ہے وہ واپس نہ دینگے کہتے ہیں ساٹھ ہزار ترک و عرب طرابلس مین جنگ کے واسطے جمع ہوگئے اور نیز امداد اندرون افریقہ سے آرہی ہے رام پور کے حمید اللہ خان صاحب جنگ مین شامل ہونے کے لئے طرابلس چلے گئے۔ کہتے ہین کہ انور بے سنوسی کے پاس پہنچ گیا گیا ہے تا کہ ترکون کی امداد کے واسطے تحریک کرے +

خوشی کی بات ہے کہ **ایڈورڈ گزٹ** ایبٹ آباد کی ضمانت طلب ہونے کی جو خبر اخبارات مین مشہور ہوئی تھی وہ غلط نکلی خدا اس نوجوان اور اس کے اخبار کو سلامت اور حاسدون کے شر سے محفوظ رکھے۔

ایک وحشتناک خبر علاقہ بہاولپور سے ہمارے ایک دوست تحریر فرماتے ہین کہ انہین ایک شخص امتیاز علی نام ملے جو عیسائیون کے مظالم سے بھاگ کر نہایت پریشانی کی حالت مین اپنے کسی رشتہ دار کے پاس کوٹ جا رہے تھے سید امتیاز علی کا بیان ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ کسی زمانہ مین عیسائی ہوا تھا۔ پھر عدن مین ملازم ہو کر چلا گیا اور وہان مسلمان ہو گیا۔ عدن سے واپس اپنے وطن دہلی کو آیا تہا۔ تو بیمار تہا اس کا عیسائی باپ اسے اپنے مکان پر لے گیا۔ اور ہر طرح سے کوشش کی گئی کہ وہ پہر عیسائی بن جائے۔ جب اس نے انکار کیا تو اسے ایک کوٹھڑی مین بند کیا گیا اور چارون پہر وہین رکھا جاتا۔ کسی ضرورت کے واسطے بھی باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ اس مظلومانہ حالت مین وہ پانچ دن رہا۔ اتفاقاً ایک لڑکے نے دروازہ کہولا تو رات کا وقت تہا اور وہ بے حواس بہاگ نکلا۔

معلوم نہین کہ یہ حالات کہان تک درست ہین امید ہے کہ دہلی کے اخبار نویس یا ان کے کوئی نامہ نگار اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرین گے۔

رسید زر

۲۶ تا ۲۸ - اگست ۱۹۱۱ء

میان محمد صدیق صاحب ۱۸۷ للعہ — محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عہ
عبد اللہ خان صاحب ۲۸۰۸ للعہ — الٰہی بخش صاحب ۵۶۵ للعہ
ہدایت اللہ صاحب ۱۳۴۴ عہ — محمد فاضل صاحب ۱۰۳۵ للعہ
میان محمود دین صاحب ۵۸۶ عہ — ملک حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ عہ

۲۹ - اگست ۱۹۱۱ء

میران بخش صاحب ۲۹۱ للعہ — چاند خان صاحب ۵۷۵ للعہ
عبد الرزاق خان صاحب ۶۰۵ عہ — رحمت اللہ صاحب ۲۱۷۴ عہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ — ملک محمد صاحب ۸۵۸ عہ
قربان حسین صاحب ۱۷۴ للعہ — نظام الدین صاحب ۳۶ عہ
غلام صفدر صاحب ۱۷۸۹ عہ -

۳۰ - اگست ۱۹۱۱ء - سید مہدی حسن صاحب ۲۸۰۷ عہ

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے اخویم مکرم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد عید کے بعد بندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہے اور بذریعہ خط بیعت بھی کر لی ہوئی ہے۔ اس بیعت والے خط میں بندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحریر کیا تھا کہ بندہ کی درخواست بیعت اخبار بدر میں شائع کرادیں۔ جسکی خدا معلوم اب تک کیوں تعمیل نہیں ہوئی۔ اب مہربانی کرکے بندہ کی درخواست بیعت بدر میں شائع کر دیں۔ والسلام۔ خاکسار قاضی فضل کریم متولی بھیروی از لاہور۔ لنڈا بازار

سید ظہور شاہ صاحب
اہلیہ بشارت خلیفہ صاحب
والدہ " "
خوشدامن " "
نتھو خانصاحب وڑائچ — شیخپور - گجرات

معرفت حکیم خلیل احمد صاحب ہوتگیر

عید کارڈ و عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جسقدر مقبول ہوئے ہیں اُس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانا پڑتے ہیں۔ چونکہ عید آنیوالی ہے اس لئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیجئے تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں +

رومال ریشمی موزون اشعار و احادیث سے مزین فی ۶ ر درجن للعہ
رومال پارچہ " " " ۲ ر " عہ
رومال کاغذی " " " " ۶ ر
عید کارڈ لفافوں میں جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین ۱۲ ر درجن
عید کارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے فی ۔ ر درجن ۶ ر
عید کارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی — ر درجن ۳ ر +

المشتہر

مینیجر عید کارڈ و رومال کارڈ - لاہور - اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۴ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط وکتابت فرماویں۔ باشندگان۔ میرٹھ۔ دہلی۔ منظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہوگی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم وصلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اُردو خواندہ۔ سلیقہ و فرمانبردار بخت و پز قطع برید۔ دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۲۵ سے تیس برس تک ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو + یا کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو یا بیس روپیہ ماہوار کی جائیداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ دہلی۔ منظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو + درخواست کے ساتھ ۲ ؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے اُنیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دُوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال۔ ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ دار کی ضرورت ہے + مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو + محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۴ تک ۵ ر +

عرق پودینہ

ولائیتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا ہے۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کا کم ہونا وغیرہ۔ ریاح کی علامت جلد دُور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ ر +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مسہی۔ مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سُستی۔ اور ناطاقتی کو دُور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

+ + + + + + + +